ہماری کہانی

سُمیرا حمید

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سمیرا حمید

میں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اس سنسنی کو مس کیا تھا جس کا شکار ہر وہ لڑکی ہوتی ہے جو اپنے منگیتر کے بارے میں بات کرتی ہے۔

سنسنی مثبت معنی میں' نہ کہ میری طرح منفی میں کہ جیک کا خیال آتے ہی میرا سر ایسے چکرانے لگتا ہے جیسے بہت ساری چمگادڑیں میرے سر میں گھس کر

ناولٹ

آپس میں پکڑم پکڑائی کھیل رہی ہوں۔ میں اکثر سوچتی ہوں کہ ایک منگیتر میں آخر ایسا کیا ہوتا ہے کہ اتنے اہتمام سے اس کے بارے میں بات کی جائے' جیسے اسکول میں' کالج میں لڑکیاں کیا کرتی ہیں۔ اس کے لک کی' اس کے سحر کی' اس کے اسٹائل کی' اس کی مسکراہٹ کی حتی کہ اس کے سنائے لطیفوں کی بھی۔ جن کی منگنی نہیں ہوئی ہوتی انہیں فکر لاحق رہتی ہے کہ ان کا "وہ" کیسے ان کی محبت میں مبتلا ہوگا یا دراصل اسے کیسا ہونا چاہیے۔ اس کے لیے وہ باقاعدہ فلموں کے سین ذہن میں رکھ کر ان میں سے چھانٹی کرنے لگتی ہیں کہ کون سا "بیسٹ فالنگ ان لو سین" ہے۔ انہیں یہ سوچیں بھی گھیرے رکھتی ہیں کہ اس خاص انسان کو انہیں پرپوز کیسے کرنا ہوگا' فون پر باتیں کیسے کرنی ہوں گی' سالگرہ پر کہاں ڈنر کے لیے لے کر جانا ہوگا اور گفٹ کو کس خاص انداز سے ان کے دربار میں پیش کرنا ہوگا۔ مجھے حیرت ہوتی کہ ایک منگیتر کو لے کر اتنا کچھ کیسے سوچا جا سکتا ہے۔ منگیتر کیا کوئی اور ہی مخلوق ہوتی ہے' جو آپ کی زندگی کو غباروں' پھولوں' کینڈل لائٹ ڈنر اور گفٹس سے بھر دے یا وہ آپ سے ایسی بات کہے جو کسی نے کبھی نہ کی ہو۔ یعنی کون سی ایسی بات ہے جو کسی نے کبھی کی نہ ہو؟ میں سوچنے پر مجبور ہو جاتی یا آس پاس کی لڑکیاں مجھے سوچنے پر مجبور کر دیتیں اور پھر اگر کسی دوست سے پوچھ ہی لیتی تو وہ ہنس کر کہہ دیتی۔

"ڈیر آرائے آنٹ" (تم پاگل ہو)

میری انگلش اچھی ہے لیکن پھر بھی میں نٹ کو

اخروٹ کے معنی میں لیتی ہوں۔ پتا نہیں کیوں۔ مجھ نٹ سے اخروٹ ہی یاد آتا ہے اور ایسے لگتا ہے کہ کہا جارہا ہے۔

تم اخروٹ کی طرح ہو۔ سخت اور تھوڑی سی نمکین ' زیادہ کھا لینے پر کچھ کچھ کڑوی بھی۔ ایسی لڑکی جسے زیادہ نہ کھایا جاسکتا ہے روزانہ اور یہ بھی کہ تم اخروٹ کے خول میں بند ہو۔ مجھے گھٹن ہونے لگتی ہے کہ کیا میں اخروٹ کے خول میں بند لڑکی ہوں؟ اتنے چنے منے سے اخروٹ کے خول میں بند۔۔۔۔

اف۔۔۔ لیکن کیوں؟ کیا صرف اس لیے کہ میں ایک نارمل منگیترانہ لائف نہیں گزار رہی۔ میں یہ معلوم نہیں کرپائی کہ منگیتر کیسے ہوا جاتا ہے یا منگیتر کو کیسے رکھا جاتا ہے۔ یعنی منگیتر کا مصرف کیا ہے؟ جہاں تک غباروں' پھولوں اور ڈنر کی بات ہے تو میں اب تک ان معاملات میں "تباہ شدہ نہیں بلکہ آفت زدہ" ہوں۔ جہاں تک گفٹس دینے اور لینے کی بات ہے تو اس میں دونوں طرف سے دھاندلی کی جاتی ہے اور ہر بار کی جاتی ہے۔ فون کرنے کی بات تو ایسی ہی ہے جیسے چاند پر جاکر ٹاٹا کرنے کی۔ ہم دونوں کے والدین نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ ہم کم سے کم فون پر ہی بات کرلیا کریں لیکن ہم دونوں نے اپنی پوری سی کوشش کی کہ "بھاڑ میں جائے یہ" مجھے کوئی ضرورت نہیں اس کے منہ لگنے کی۔ جو سامنے سے اچھا نہیں لگتا وہ فون پر کیا اچھے لگے گا۔ ہم دونوں نے کبھی سیدھے منہ ایک دوسرے سے بات نہیں کی پھر بھی ہم "منگیتر" کے عہدے پر فائز ہیں۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے سے جان چھڑانے کا کوئی ایک بھی موقع جانے نہیں دیا' پھر بھی ہم "منگنی شدگان" ہیں۔ بلاشبہ یہ کھلا تضاد ہے۔ اسی لیے بچپن سے اب تک کے تلخ تجربات سے اٹے منگیترانہ فیز میں 'میں نے تو یہی جانا ہے کہ منگیتر ازاے آنٹ۔"

اب جبکہ میں کالج کی اسٹوڈنٹ ہوں اور جلد ہی یونی ورسٹی جانے والی ہوں تو میں یہ پلان کرنے لگی ہوں کہ میں اپنے بچوں کی بچپن میں ہرگز منگنی نہیں کروں گی۔ بلکہ چند غیر ملکی فلموں نے تو مجھے اتنا باغی کردیا ہے کہ میں نے سوچنا شروع کردیا ہے کہ میں اپنے بچوں سے کہوں گی کہ "شادی کا دن طے کرلو تو بتا دینا میں شادی میں شرکت کرلوں گی۔ یعنی میں اپنی نٹ آزادی کا بدلہ اپنے بچوں کو کھلی چھوٹ دے کر لینا چاہتی ہوں۔

میری تاریخ کافی لمبی ہوگئی ہے نا۔ جبکہ میری تاریخ میں ہے ہی کیا؟ میں پیدا ہوئی' اتفاق سے خوب صورت بھی تھی اور اس سے بڑے بلکہ برے اتفاق سے ان ہی دنوں میرے کینیڈا والے انکل ہمارے گھر قیام پذیر تھے اور ان کا چار سالہ لمبو' یعنی تنبو اور جمبو۔۔۔ اففف۔۔۔ ہاں وہی جیک بھی ان کے ساتھ تھا بلکہ آج تک ان کے ساتھ ہی ہے۔ ہمت ہے ان کی جو اسے اپنے ساتھ رکھا ہے' شاید اسی لیے والدین کا رتبہ اتنا عظیم ہے کہ وہ ایسی آفات کو بھی جھیل جاتے ہیں۔

ویسے مجھے ابھی بھی یقین نہیں آتا کہ انکل ایسے پینڈو بھی ہوسکتے ہیں۔ اگر انکل کو ایسا ہی دیسی ٹائپ ہونا تھا تو وہ اتنے ماڈرن ملک کینیڈا گئے ہی کیوں؟ یہ دیسی لوگ ذرا نہیں بدلتے۔ اپنے بیٹے کا نک نیم کسی انگریزی فلم کے ہیرو پر جیک رکھ دیا اور اس انگریزی ہیرو کے لیے پنجاب کی لڑکی "عروہ" کا ہاتھ مانگ لیا۔ جبکہ ابھی اس بے چاری کو گلا پھاڑ کر رونے سے فرصت نہیں تھی۔ دودھ کو پی کر الٹ دیتی تھی اور کوئی نرم غذا اس کے پیٹ میں زیادہ دیر تک ٹھہرتی نہیں تھی۔ ایسی تو مولوڈگی کے ٹریک سے ہٹی ہوئی لڑکی کو انہوں نے اپنی "بہو" کے طور پر پسند کرلیا۔ دفع کرتے پھر کینیڈا کو' یہاں پنجاب میں "دیہاتوں" کی کمی تھی کیا۔ نہیں رہتے اور کرتے بچپن کی منگنیاں' بلکہ نکاح بھی کردیتے۔ ویسے دس سال کی عمر میں میرے ذہن میں یہ پلان پرورش پانے لگا تھا کہ اگر میرا نکاح کرنے کی کوشش کی گئی تو میں پولیس بلالوں گی۔ مجھے بہت شوق تھا کہ اخباروں میں میری خبر آئی کہ "دس سالہ بچی کا نکاح' مولوی اور ساس سسر کو دولہے سمیت حوالات

میں بند کردیا گیا۔" میں سرخ کھونمٹ میں ایک عرصہ اپنی تصویر اخبار میں دیکھتی رہی۔ میں نے پولیس کا نمبر بھی یاد کرلیا تھا لیکن انکل آئے ہی نہیں کینیڈا سے اپنی کینڈی اور جیکی میرا مطلب "مسٹر جیک" کو نکاح کے لیے لے کر۔

آواز کے بعد میری اس سے پہلی ملاقات ویڈیو کے ذریعے ہوئی تھی' جب میں نے اسے چلتے پھرتے' کودتے پھاندتے دیکھا۔ پاپا کینیڈا گئے تھے اور کینڈی کی والی بال کھیلتے ہوئے کی ویڈیو بھی بنا کر لائے تھے۔ کیا چھوٹی سی نیکر پہنی ہوئی تھی اس نے۔

"اتنے چھوٹے کپڑے پہنتے ہیں یہ لوگ۔" میں جتنا بنا سکتی تھی اتنا منہ بنا کر کہا۔

"وہ لڑکا ہے' لڑکی نہیں۔۔۔ والی بال پلیئرز کا یہی ڈریس ہوتا ہے۔" پاپا بھی جتنا بنا سکتے تھے اتنا ہی منہ بنا کر کہا۔

میں وہیں چپ ہوگئی' میں نے تو بس ایک ذرا سی کوشش کی تھی انہیں اس کینڈی سے متنفر کرنے کی لیکن وہ مجھ سے ہی متنفر ہو رہے تھے۔ بہت لاڈلا تھا وہ پاپا کا۔۔۔ ممی کا بھی کم لاڈلا نہیں تھا۔ اگلی بار پاپا گئے تو اس کی فل ٹریک سوٹ میں سوئمنگ کرتے ہوئے ویڈیو بنا کر لائے۔

"اب ٹھیک ہے؟" پاپا نے مجھ سے پوچھا۔ جواب میں اس بار میں نے منہ بنا بھی لیا اور سوچا بھی لیا۔

پاپا نے میری ویڈیو بھی ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی لیکن میں مانی ہی نہیں۔ جسے ملنا ہے وہ گھر آجائے۔ آئے دن میں سنتی رہتی تھی کہ فلاں ملک گھومنے گئے' فلاں ملک فلاں میچ دیکھنے گئے۔ ایک ہمارے ہی ملک نہیں آرہے تھے وہ۔ ویسے پاپا نے ایک بار انہیں کرکٹ میچ کے لیے بلایا تھا۔ وہ کینڈی آ بھی رہا تھا لیکن پھر اس کا کوئی اسکول کا میچ آگیا اور وہ ہمارے یہاں کا میچ دیکھنے آ نہیں سکا۔

"کہاں ہمارا پاکستان انڈیا ہوم گراؤنڈ میچ اور کہاں اس کا اسکول والی بال میچ' اتنی انسلٹ۔" میں نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔ پاپا کو بھی غصہ آیا۔

"جو لوگ باہر چلے جاتے ہیں ان میں حب الوطنی ختم ہوجاتی ہے۔" میں نے غصے کو اور ہوا دینی چاہی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔۔" پاپا نے میری تائید کی اور فون اٹھا کر انکل کو حب الوطنی یاد دلائی۔ انکل کو حب الوطنی یاد آ بھی گئی اور وہ آنٹی کے ساتھ حب الوطنی نبھانے پاکستان آگئے۔ میچ دیکھا' شہر گھوما' شاپنگ کی اور چلے گئے۔ آنٹی مجھے تصویریں دے گئی تھیں' اس ٹیڈی بیئر کی۔ شرم کے مارے میں نے کچھ کو تو فوراً" جلا ہی دیا۔ یہ کیا طریقہ ہے ریچھ کی کھال پہن کر پوز بنانا اور خرگوش بنی لڑکیوں کے پیچھے بھاگنا۔ ویسے پتا نہیں ایسی خرگوشنیاں کس جنگل میں پائی جاتی ہیں جو ایسی چھوٹی چھوٹی فراکیں پہنتی ہیں۔ میری خالہ کی چار سال کی بیٹی بھی اس سے بڑی فراکیں پہنتی ہوگی جو اس کی خرگوشنیوں نے پہنی تھی۔ ننھی منی فراکیوں سے سجی خرگوشنیوں کو میں اسکول لے کے گئی' میرا مطلب ایک تصویر کو اور پھر تقریباً" پورے دو ہفتے تک ہم توبہ توبہ کرتے رہے تھے۔ میری کلاس میں وہ تصویر خوب گھومی۔ اب جو لڑکیوں نے ان لڑکیوں کی فراکوں پر جہنم کے دروازے کھولے کہ میں بھی دو ہفتے خوف سے سو نہیں پائی۔ بعد میں ہم دوستوں نے مل کر مارکر کلرز سے ان بے چاریوں کو پورے کپڑے پہنائے' انہیں لباس یافتہ کیا۔

اگلی بار جو تصویریں آئیں وہ پہلے سے زیادہ شرمناک تھیں۔ کوئی میچ تھا اس کا۔ جیک کافی شوخا ہو رہا تھا اپنے دوستوں اور سہیلیوں کے ساتھ۔ وہ اب ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے' ایک دوسرے پر گر رہے تھے۔ چلا رہے تھے' اچھل رہے تھے' بڑے بڑے منہ کھول کر ہنس رہے تھے' بلکہ ہنستے ہنستے مر رہے تھے۔ ایک تو عین اس کے سینے پر گرتے ہوئے مر رہی تھی۔ ممی کو دکھایا تو ہنسنے لگیں۔

"بیٹا یہ دیکھو وہ گر گیا ہے۔ میچز میں ایسا ہی ہوتا ہے' وہ میچ جیت گیا ہے تو۔۔۔"

"تو جیتنے والے پر لڑکیاں پھدکتی ہیں؟"

ممی ہنسیں۔۔۔ "وہ پھدک نہیں رہی، عروہ وہ گرنے سے بچنے کے لیے۔۔۔"

"گرنے سے بچنے کے لیے وہ پھر سے اسی پر گر رہی ہے۔"

"یہ تصویریں مجھے دو۔۔۔ تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔ بھول جاؤ جیک کو۔"

"یعنی منگنی ٹوٹ گئی۔" مجھے وہ یاد ہی کب تھا جو اسے بھولتی۔

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟"

"آپ نے ہی کہا بھول جاؤ جیک کو۔۔۔"

"بھول جاؤ مطلب اس کے بارے میں نہ سوچا کرو۔"

"مجھے کیا ضرورت ہے جنمی لوگوں کے بارے میں سوچنے کی۔"

"بات کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔" ممی نے خاص طاقت صرف کی مجھے گھورنے میں۔

مجھے یہ تو ٹھیک سے یاد نہیں کہ مجھے کب معلوم ہوا تھا کہ وہ میرا منگیتر ہے۔ ہاں لیکن مجھے یہ یاد ہے کہ یہ منگیتر مجھے کب زہر لگنا شروع ہوا تھا۔ تب جب اس نے فون پر میری پوئمز سننی شروع کی تھیں۔ اسی وقت سے میں نے اسے سخت ناپسند کرنا شروع کر دیا تھا۔ ممی کچھ بھی کہتی رہیں لیکن ایک بات تو صاف ہے کہ۔۔۔

"وہ میرا منگیتر نہیں ہے۔۔۔ بس۔۔۔"

☼ ☼ ☼

کچھ بھی کہیں لیکن انسان چاہ کر بھی اپنا بچپن تفصیل کے ساتھ یاد نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر اسے یہ یاد نہیں آسکتا کہ فلاں وقت پر اس کے ساتھ فلاں زیادتی کیوں کی گئی تھی۔ مجھے معلوم بھی نہیں تھا کہ جس چھوٹی سی لڑکی کے مسلسل رونے سے تنگ آکر میں نے کھینچ کر اس کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا تھا بدلے میں وہ پوری کی پوری ہی میرے منہ آلگے گی۔

ہونہہ۔۔۔ پہلے پتا ہوتا تو شاید میں اس کا گلا دبا دیتا۔ ویسے بھی ایک چار سال کے بچے کو دنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دے سکتی۔ اپنا سارا بچپن میں اس کی تصویریں دیکھتا رہا کیونکہ مجھے مجبور کیا جاتا تھا کہ میں اسے دیکھوں۔ کبھی کبھی ماما میری اس سے فون پر بات کروانے کی بھی کوشش کرتیں۔ وہ مجھ سے کہتیں۔

"سنو، عروہ کتنی کیوٹ پوئم سنا رہی ہے۔"

"پوئم؟ ریلی مام۔۔۔" میرا منہ خود بخود بگڑ جاتا، کیونکہ پوئم تو مجھے کبھی سنائی نہیں دی، البتہ پھس پھس کی آوازیں بہت آتی تھیں۔ ماما تو مسلسل ہنس رہی ہوتیں اور میں اپنے نتھنے پھلا رہا ہوتا تھا کہ کیا مصیبت ہے کہ مجھے اس کی پھس پھس سننے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اسی پھس پھس کی وجہ سے میری ناک کافی پھول گئی تھی اور میرے اسکول کے لڑکوں نے مجھے عجیب و غریب ناموں سے بلانا شروع کر دیا تھا اور وہ تھی کہ باز ہی نہیں آرہی تھی۔ آئے دن اس نے کسی نہ کسی کوے، ہاتھی، چڑیا، طوطے کی نظم سیکھی ہوئی تھی۔

"ماما کیا یہ پورے جنگل کی پوئمز مجھے سنائے گی؟"

"اتنی ہی پیاری بچی ہے تو پھس پھس کیوں کرتی ہے؟"

"شٹ اپ! کتنے بد ذوق ہو تم؟"

"شٹ اپ ٹو می۔۔۔ بہت بد ذوق ہوں میں۔ پلیز مجھے دوبارہ فون مت پکڑائیے گا۔" میں نے ماما سے کہا جو ظاہر ہے ماما نے نہیں سنا اور اگلی بار پھر سے مجھے فون پکڑا دیا۔ اس بار وہ ٹرین پر پوئم سنا رہی تھی۔ اگلی پوئم یقیناً "ٹرین کے مسافروں پر آنے والی تھی"، اس سے اگلی ٹرین اسٹیشن پر اور اس سے اگلی ٹرین ڈرائیور پر اور پھر اور پھر۔۔۔ پھر شاید یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

"آنٹی! کیسی لگی آپ کو میری پوئم؟" شاید وہ سمجھی کہ ماما سن رہی ہیں۔ "بہت بری" انتہائی بکواس اور تمہارے منہ کی بدبو یہاں کینیڈا تک آرہی ہے، کون سا پیسٹ یوز کرتی ہو تم؟"

"پتا نہیں! ممی برش پر لگا کر دیتی ہیں۔" اس کی رندھی ہوئی آواز آئی۔ اب کیوٹ لگ رہی تھی وہ۔

"برش پر کیا شو پالش لگاتی ہو۔۔۔ ڈفر۔۔۔"

"نہیں! توتھ پالش۔" اس دن میری معلومات میں اضافہ ہوا کہ ٹوتھ پیسٹ کو ٹوتھ پالش بھی کہا جاسکتا ہے۔ آخر یہ بات مجھے کیوں نہیں سوجھی۔ اس سے سوسائٹی میں تھوڑا چینج بھی آجاتا اور ڈکشنری کو ایک نیا لفظ بھی مل جاتا۔

"جب تم پالش لگاتی ہو تو کیا دانتوں کو ٹاول سے ڈرائے کرتی ہو؟"

"نہیں! ممی تو کہتی ہیں دانت خود بخود ڈرائے ہوجاتے ہیں۔"

"خود بخود ڈرائے نہیں ہوتے۔ اچھا تمہاری ماما کے پاس ہیر ڈرائیر ہے؟"

"ہاں ہے!"

"ابھی جاؤ دانت پالش کرو اور پلگ لگاؤ اور ڈرائیر بٹن آن کردو۔ پورا منہ کھول کر ٹھیک سے ڈرائے کرنا' پھر یو تم سنانا مجھے۔"

پتا نہیں اس دن اس کے دانت ٹھیک سے ڈرائے ہوئے یا نہیں لیکن پھر دوبارہ ماما نے مجھے فون پکڑا کر یہ نہیں کہا کہ "سنو سنو! کتنی کیوٹ لگ رہی ہے۔" مجھے لڑکیاں صرف اس وقت ہی یار کیوٹ لگتی ہے۔ جب وہ حلق پھاڑ کر روتی ہیں۔ اور کیوں روتی ہیں کیونکہ ہم لڑکے گھونسے مار کر ان کا بھرکس نکال دیتے ہیں۔

ہم دو دوستوں نے مل کر ایسے کئی گھونسے ان "پاپاز ڈولز" کو اس وقت تک مارے جب تک مجھے ایک ہفتے کے لیے کمرے میں بند نہیں کردیا گیا۔ میرے مام ڈیڈ کو میرا یہ مشغلہ پسند نہیں آیا تھا۔ مجھے اعتراض تھا کہ مجھے ان کی پسند ناپسند کی پروا نہیں لیکن ایشو صرف ایک تھا' میں ابھی تک ان ہی کے گھر سے کھاتا تھا اور اتفاق سے میرا کمرہ بھی ان ہی کے گھر میں تھا اور بدقسمتی سے میرے سارے کپڑے' جوتے ڈیڈ کے پیسوں سے آتے تھے۔ اگر یہ بدقسمتی ــــ ہم بچوں کے نصیب میں نہ لکھی ہوتی تو ہم ان "پاپاز ڈولز" کا صفایا کرکے دنیا کو جنت بنادیں۔

فون پر تنظم کے ساتھ ساتھ اس کی تصویریں بھی گاہے بگاہے لہرا آتی رہتی تھیں۔ کیسی عجیب بچی تھی'

جیسے روبوٹ' بھی درخت کے پاس کھڑی ہے' بھی کرسی پر بیٹھی ہے' بھی گڑیا ہاتھ میں لیے اپنے بیڈ پر نیم دراز ہے' زیادہ ہوا تو سائیکل چلا رہی ہے۔

"ماما از تھی الائیو؟"

"تو تمہیں یہ مردہ لگتی ہے؟"

"اس کی ہر تصویر کسی مجسمے کی طرح ہے۔ پوری پچاس تصویریں اس درخت کے پاس دیکھ چکا ہوں۔ آخر کیا خاص ہے ـــ اس درخت میں' کہاں پایا جاتا ہے یہ درخت؟"

"وہ لڑکی ہے' تمہاری طرح اچھل کود کر تصویر نہیں بنوا سکتی۔ یہ دیکھو کتنی کیوٹ لگ رہی ہے۔"

"اوہ.... آہ...." میں کتنی دیر تک ماما کو دیکھتا رہا کہ کیا میری ماما کے دماغ کے ساتھ کوئی مسئلہ شروع ہوچکا ہے۔

"اسے اور کیسے؟" ماما نے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو میرے سامنے لہرایا۔ اس تصویر میں وہ سرخ دوپٹا اوڑھے اپنی ماما کی بڑی سی جیولری پہنے ہوئے تھی۔ سرخ لپ اسٹک سے اس نے اپنے ہونٹوں ـــــ کو کانوں تک شفٹ کرلیا تھا اور آنکھوں کو قلوپطرہ کی طرح کھینچ کر لمبا کرلیا تھا۔

"ماما یہ کیوٹ نہیں' بھوت ہے۔" ٹھیک ہے کہ میرا کمرہ ماما' پاپا کے گھر میں ہے لیکن میں اتنا بڑا سچ چھپا نہیں سکا۔

ماما نے ایک زوردار پنچ میری کمر پر رسید کیا۔ یہ پنچ میں نے ہی انہیں سکھایا تھا کہ اگر ان کا سامنا کسی چور اُچکے سے ہوجائے تو انہیں کیا کرنا چاہیے۔ مجھے نہیں معلوم تھا ماما نے میری دی ہوئی ٹریننگ اتنی سنجیدگی سے سیکھی ہے اور اس کے بروقت استعمال سے بھی واقف ہیں۔ اس کیوٹ تصویر کو میں اسکول لے گیا اور رائن کو دکھائی۔

"یہ لو دیکھو! دنیا کے قدیم قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے باشندے کا تصویری نمونہ.... نادر نہیں بھی ہے تو.... "نایاب" ضرور ہے۔"

"کہاں سے ملی تمہیں یہ؟"

"پاپا کو ٹریول کا بہت شوق ہے نا... افریقہ گئے تو لے لی ہو گی نہیں سے۔"

"تمہارے پاپا کو دیکھ بھال کر ٹریول کرنا چاہیے۔ ایسے علاقوں سے نہیں گزرنا چاہیے جہاں ایسے لوگ رہتے ہوں۔" اس نے آنکھ مار کر کہا۔

رائن کی بات میں مجھے پوائنٹ نظر آیا اور میں نے سوچا کہ مجھے پاپا کو بٹھا کر سنجیدگی سے سمجھانا چاہیے کہ انہیں ایسے علاقے کا سفر نہیں کرنا چاہیے جہاں "وہ" رہتی ہے۔ لیکن مجھ سے پہلے ماما' پاپا نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا۔ یہ ایک خطرناک علامت تھی۔ وہ دو موقعوں پر مجھے خاص ایسے اپنے پاس بٹھاتے' جب اسکول سے میری کوئی شکایت آئی ہوتی یا انہیں معلوم ہو جاتا کہ میں ان کی کار میں اپنے دوستوں کو ٹھنسا کر اسے دوڑاتا رہا ہوں۔ ساتھ ہی مجھے رائن یاد آیا جو مجھے بتا چکا تھا کہ کچھ دن پہلے اس کے والدین نے بھی اسے ایسے ہی اپنے پاس بٹھایا تھا اور انہوں نے تفصیل سے اس سے پوچھا کہ وہ ڈرگ میں دلچسپی تو نہیں لے رہا۔ پھر وہ باتوں باتوں میں اس سے پوچھنے لگے کہ اسے انسانی خون کو پینے کی پیاس تو محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے مام ڈیڈ تو ویمپائر سیریز کے دیوانے تھے۔ اس لیے وہ یہ پوچھ سکتے تھے لیکن میرے والدین تو اینمل پلانٹ کے شوقین تھے تو کیا میرا سوال سیکشن جانوروں کے متعلق ہو گا۔

"تمہیں ایک بہت ضروری بات بتانی ہے۔" پاپا نے کہا۔

"مجھ میں رینگنے کی صلاحیت نہیں ہے' نہ ہی میں برفانی طوفان میں بھوسے میں چھپ کر چوہا کھانا چاہتا ہوں' آئی ایم نارمل پاپا۔"

"تم اپنے دوستوں کی سنائی کہانیوں سے باہر آجاؤ تھوڑی دیر کے لیے۔" پاپا کا ذہنی گھونسا میری کمر پر پڑا ۔ میں نے کراہ کر ماما کو دیکھا کہ انہوں نے پاپا کو بھی سکھا دیا۔ بس یہی نقصان ہوتا ہے گھر والوں کو ٹریننگ دینے کا۔ یہ فری ٹیوشن مجھے فوری بند کرنی ہو گی۔

"ریلیکس..." ماما نے پاپا سے کہا۔ میں نے کمرے فارغ ہو کر گردن گھما کر دونوں کو باری باری دیکھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔

"تمہارے چچا کی بیٹی عروہ۔" کہتے ہوئے پاپا نے اپنا کان کھجانا شروع کر دیا' آخری مرتبہ یہ کان ان کے باس کے مرنے پر کھجایا گیا تھا۔

"اوہ! شی واز کیوٹ..." مرنے والوں کو کیوٹ کہہ دینے میں کوئی گناہ نہیں۔ اب مجھے سمجھ میں آیا ماما' پاپا اتنے سنجیدہ کیوں ہیں۔ وہ ہاتھی گھوڑے کی نظم سنانے والی گزر گئی ہے۔

"واز؟" پاپا ایک دم سے اچھلے۔

"آپ مجھے یہی نہیں بتانے والے تھے کہ وہ مر گئی ہے؟" ماما نے فوراً" اپنا ہاتھ پاپا کے ہاتھ پر رکھا اور پرسکون رہو' پرسکون رہو کے انداز میں ہاتھ تھپکنا شروع کر دیا۔

"تمہیں یہی کیوں لگا کہ وہ مر گئی ہے۔" مجھے نظر آرہا تھا کہ اب پہلے سے زیادہ ہیوی "پنچ جیٹ" میری کمر کے رن وے پر اترنے ہی والا ہے۔ پر کیوں؟ میں نے ایسا کیا کہہ دیا آخر؟

"آپ مجھے میرے روم سے اٹھا کر لائے ہیں۔ اینمل پلانٹ اس وقت ٹی وی پر بند ہے' جسے میں نے اپنی اب تک کی لائف میں کم ہی بند دیکھا ہے۔ مام نے کھانا جلدی بنا لیا ہے' جو کہ وہ نہیں بناتیں' جب تک آپ پانچ سو بار چلا کر یہ نہ کہہ دیں کہ... مجھے بھوک لگی ہے' خدا کے لیے کھانا لگا دو۔" اور آپ دونوں میرے دائیں بائیں بیٹھے ہیں اور آپ اپنا کان بھی تو کھجا رہے ہیں۔ آپ کو یہ لگتا ہے کہ شاید وہ میرے بچپن کی دوست ہے' اس لیے مجھے اتنے اہتمام سے بتا رہے ہیں۔ لیکن میں کلیئر کر دوں کہ ایسا نہیں ہے' اس کی آواز اچھی ہو سکتی تھی اگر وہ زیادہ ترچپ رہا کرتی۔ اس کی تصویریں بھی اچھی ہو سکتی تھیں جن میں وہ کیوٹ لگ سکتی تھی لیکن اینی وے..." پاپا نے ہاتھ بڑھا کر ریموٹ لیا اور اینمل پلانٹ آن کر لیا۔

"دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔" وہ پوری قوت سے چلائے۔

"اوہ... لیکن آخر ایسا کیا ہوا ہے؟"

"تم جاؤ اپنے کمرے میں۔" ماما نے مجھے میرے کمرے میں بھیج دیا۔ ان دونوں نے مجھ سے بات کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ کون سی بات؟ میں نے تھوڑی دیر تک سوچا، پھر اس بات کو "دفع" کر کے میں پنچنگ بیگ پر پنچ مارنے لگا لیکن کچھ ہی عرصے بعد مجھے یہ پنچ اپنے منہ پر مارنے پڑے اس بار ماما، پاپا میرے کمرے میں آئے۔ دونوں ایک ساتھ، ماما مسکرا رہی تھیں۔ وہ مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہیں، ظاہر ہے وہ میری ماں ہیں، اس لیے نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ ایسے تب مسکراتی ہیں جب انہوں نے پاپا سے کوئی بھاری رقم نکلوانی ہو لیکن میرے پاس ایسا کیا ہے جسے نکلوانے کے لیے وہ ایسے مسکرا رہی ہیں اور پاپا وہ پھر سے بار بار اپنا کان کھجا رہے ہیں۔ اب آخری بار یہ کان تب کھجایا گیا تھا جب برف کا طوفان آیا تھا اور اتفاق سے ہم تینوں روڈ پر کار میں بند طوفان کے گزر جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے؟" پاپا نے پوچھا۔

میں حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی سیاسی سیلبریٹی ہوں اور کسی "آفت شدگان" کے اسپتال بیڈ پر جا کر پوچھ رہے ہوں اور کیا ہو رہا ہے؟ کیسے ہو؟ اوہ ایک ٹانگ کٹ گئی؟ اوہ! دوسری بھی کٹنے والی ہے "انی وے گیٹ ویل سون۔"

"میں کہہ چکا ہوں میں ڈرگز نہیں لیتا۔ مجھے میری کار لے دیں، میں آپ کی کار یوز نہیں کروں گا۔"

"ریلیکس..." ماما نے کہا، کسے کہا یہ معلوم کرنا تھا، کیونکہ ماما اکثر خطرناک باتوں سے پہلے ریلیکس کہتی ہیں۔ میرے دماغ کے اندر چھوٹا سا الارم بجا۔

"تمہارے چچا کی بیٹی عروہ سے ہم تمہارے منگنی کر چکے ہیں۔" پاپا نے فوراً" کہا جیسے ایک بالٹی پانی غٹا غٹ پی گئے۔ "معلوم ہو گیا، وہ ریلیکس مجھے کہا گیا تھا۔

"منگنی؟" میں نے بیگ کو اتنی زور سے پنچ مارا کہ وہ پاپا کے خارش زدہ کان کو چھو کر واپس آیا۔

"جب تم چار سال کے تھے تب سے۔"

"کیا میں نے اس منگنی کی تقریب میں شرکت کی تھی؟"

"ہاں... ظاہر ہے..."

"واؤ... گڈ، یہ کوئی رسم ہے وہاں۔"

"وہاں؟ پاکستان میں؟ ہاں رسم ہی سمجھ لو۔"

"آئی لائیک اٹ۔ جب میں شادی کروں گا تو آپ عروہ کو بھی بلائیے گا۔ میں اپنی دلہن کو دکھانا چاہوں گا کہ میری منگنی کی رسم اس کے ساتھ ہوئی تھی۔"

"جس سے منگنی ہوتی ہے اسی سے شادی ہوتی ہے۔"

"لیکن منگنی تو چار سال کی عمر میں ہوئی تھی، اب میں چار سال کا نہیں ہوں، اب شادی کیسے ہو سکتی ہے؟"

"جب تم چوبیس سال کے ہو جاؤ گے یا اٹھائیس کے یا بتیس کے۔"

"مجھے تین شادیاں کرنی ہوں گی... چوبیس، اٹھائیس، بتیس..."

"بند کرو یہ مذاق..."

"یہ مذاق میں نے تو شروع نہیں کیا پاپا..."

"عروہ تمہاری منگیتر ہے، تمہاری شادی اسی سے ہو گی، بس بات ختم۔"

"او کے... بات ختم..." وہ دونوں کمرے سے چلے گئے۔ اسی لیے سال میں دو بار اس کی تصویروں کا البم آتا تھا اور اسی لیے وہ سارے جنگل کی نظمیں مجھے سناتی تھی اور ماما مجھے اس کی ہر چھوٹی بڑی بات بتایا کرتی تھیں۔ اسی لیے انکل آ کر میری ویڈیو بنا کر لے جاتے تھے اور اسی لیے پاپا مجھے ہر بار اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ انی وے پاپا خود ہی بات ختم کر چکے ہیں۔ اب کسے پروا ہے۔

"شی از ناٹ مائی فیانسی۔"

وہ پہلی بار پاکستان آیا تھا۔ اس کا آنا اچانک ہوا تھا۔ دو دن پہلے ممی کو معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے تعلیمی ٹور پر جن ملکوں پر نکلے ہیں ان میں سے ایک پاکستان بھی ہے۔ اس کے کچھ دوست بھی ساتھ تھے۔ ممی

کافی پرجوش تھیں' اس کی آمد کا سن کر... مجھے کافی لمبی چوڑی ہدایات دی گئی تھیں جنہیں میں نے سنا تو تھا لیکن یاد نہیں رکھا۔ اس دن میری فرینڈ رائنا میرے ساتھ تھی۔ اسے شام تک میرے ساتھ رہنا تھا۔ ہمیں ٹیسٹ کے لیے مل کر اسٹڈی کرنی تھی۔ پاپا اسے لینے ایرپورٹ گئے تھے۔ ویسے وہ چار افراد تھے۔ چار لڑکے' لیکن وہ ایک گاڑی میں پورے نہیں آرہے تھے۔ ان میں سے ایک اتنا موٹا تھا کہ وہ کار کی پچھلی سیٹ پر بمشکل —— بیٹھا تھا' اس لیے ان میں سے دو کو آگے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا پڑا تھا۔

"یہ ہے تمہارا کزن؟" جیسے جیسے وہ کار سے نکلتے جارہے تھے رائنا پوچھتی جارہی تھی۔

"پتا نہیں!" مجھے تو خود سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کون سا والا وہی ہے۔ میں نے اس کزن کے اپنے منگیتر ہونے کی بات ابھی تک کسی کو نہیں بتائی تھی۔ بھلا یہ کوئی بات تھی بتانے والی۔

"مجھے یہ کچھ کچھ پاکستانی لگ رہا ہے۔" رائنا نے کار میں سے نکلنے والے آخری لڑکے کو دیکھ کر کہا جو موٹے کے ساتھ پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور کافی پچکا ہوا لگ رہا تھا۔ رائنا منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔ کیوں ہنسنے لگی کیونکہ اس کچھ کچھ پاکستانی کے بال پورے پورے پاکستانی لڑکیوں کی طرح کافی لمبے تھے۔ گھنے تھے' سیاہ تھے اور ہیر بینڈ میں قید پیچھے پونی صورت جھول رہے تھے۔ وہ ماماز بوائے لگ رہا تھا نہ پاپاز ڈیوڈ' وہ گرلی فیوز میرا مطلب "گرلی کنفیوز" لگ رہا تھا۔ میں اس کی تصویریں دیکھتی رہی تھی' پھر بھی مجھے کچھ وقت لگا اسے پہچاننے میں۔ ہاں یہ وہی تھی' یعنی تھا... جیک۔

"ایسے لڑکوں کی بہنوں کے بہت مزے ہوتے ہیں۔ ان کی ڈریسنگ ٹیبل سے ان کی بہنیں بھی استفادہ کرسکتی ہیں۔" رائنا کھی کھی کرنے لگی۔

"تم بھی تو اس کی بہن ہی لگیں نہ۔ ایسا کرو اسے رہنے کے لیے اپنا کمرہ دے دو' کیا یاد کرے گا بے چارا کیسا پونی ٹیلز اور ہیر بینڈ سے بھرا ہوا ڈریسنگ ٹیبل ملا تھا میزبانوں کے گھر' ہوسکتا ہے یہ میک اپ بھی کرتا ہو' تم اپنا میک اپ بھی سجا کر رکھ دینا۔" اپنی شرمندگی کو چھپاتے ہوئے مجھے نیچے جانا پڑا اس سے ملنے کے لیے۔

"ہائے عروہ! آئم سرپرائزڈ... تم تو گیونٹ نکلیں۔" اس نے رائنا کی طرف مسکرا کر کہا۔

"میں رائنا ہوں۔" رائنا ہنسنے لگی جس نے اس کے ہاتھوں میں چوڑیاں بھی دریافت کرلی تھیں۔

"میں عروہ ہوں۔" میرا منہ بن گیا اور اس کا بھی۔ بنا رہے میری بلا سے۔

"یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔" اگلے دن وہ میرے کمرے میں آیا اور ایک ڈبہ میرے آگے کیا۔

"شکریہ!" میں نے ڈبے کو لاپروائی سے ٹیبل پر اچھال دیا۔

"اسے کھولو' دیکھو اور مجھے بتاؤ تمہیں کیسا لگا؟" اس نے ایسی آواز میں کہا جو میں سننے کی عادی نہیں تھی۔ وہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا اور اس کے لمبے گھنے بالوں کی لٹوں سے پانی ٹپ ٹپ ٹپک رہا تھا۔

"تمہیں ڈرائیر چاہیے؟" میں نے اس کے گیلے بالوں پر طنز کیا۔

"میرے پاس ڈرائیر ہے۔ میں زیادہ یوز نہیں کرتا بال خراب ہوجاتے ہیں۔"

"اوہ! تمہیں تو کافی کچھ معلوم ہے۔ دیکھو ذرا تم نے تو اپنی شرٹ کے ساتھ میچنگ ہیر بینڈ لگایا ہے۔ اچھا ہوتا اگر تم بالوں کے دو حصے کرکے ان پر پنیں بھی لگالیتے۔ فیشن میں ان ہے۔"

وہ چلتا ہوا میری ڈریسنگ ٹیبل تک گیا اور میرا ہیر برش پکڑ کر بالوں کے درمیان میں سے دو حصے کیے اور میری گلابی بٹو فلائی پنیں جن کے پر ہمہ وقت "اڑان" بھرنے لگتے تھے کو اٹھا کر دونوں طرف سامنے لگالیا۔

"اب ٹھیک ہے؟" وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ وارڈروب کھول کر اسے اپنا دوپٹا بھی دے دوں' بلکہ دے کیا دوں اس کے سر پر اوڑھا دوں۔ پھر پاپا کے پاس لے کر جاؤں کہ یہ لیں یہ آگئی آپ کی بہو۔ اس کا

گھونگھٹ اٹھائیں اور دیں اسے سلامی۔
"دیکھو لو اسے۔۔۔" ہٹو فلائرز اس کے گیلے بالوں میں کھڑی کھڑی اڑ رہی تھیں۔
میں نے اسے کھولا۔ وہ ایک تصویروں کا البم تھا۔ بلیک اینڈ وائٹ تصویریں تھیں۔ تصویریں سب ہی اچھی تھیں لیکن ان میں کچھ عجیب تھا۔ کیا عجیب تھا' مجھے غور کرنے پر بھی نظر نہیں آیا۔
"یہ ایک نایاب البم کی کاپی ہے جو میں تمہارے لیے لایا ہوں۔ تم بھی مجھے اپنی نایاب تصویریں بھیجتی تھیں نا۔ تمہاری تصویروں کے مقابلے میں تو یہ تصویریں کچھ بھی نہیں ہیں' لیکن پھر بھی تھوڑا بہت مقابلہ کر ہی رہی ہیں تمہاری تصویروں کے ساتھ۔" وہ میری تعریف کر رہا تھا۔ یہ اچھی بات تھی لیکن پھر بھی بات کچھ اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ ایک کے بعد ایک تصویر دیکھنے کے بعد میرے احساسات عجیب ہوتے گئے۔ ایک بوڑھے کی تابوت میں لیٹے ہوئے کی تصویر نے تو میرے ہاتھ کپکپا دیے' بوڑھا خوف ناک حد تک موت کے قریب لگ رہا تھا۔
"یہ سب کیا ہے؟"
"ہاؤ ڈریو آر۔۔۔ یہ مردہ لوگوں کا زندہ لوگوں کے ساتھ فوٹو سیشن ہے۔" البم میرے ہاتھ سے گر گیا۔ وہ میرے لیے ایک ایسا البم لایا تھا اور اس نے میری تصویروں کو "مردہ" سے تشبیہہ دی تھی۔ اس نے جھک کر البم اٹھایا تو اس کے لمبے بال فرش کو چھونے لگے۔
"تم ایسی نایاب چیز کے لائق ہی نہیں ہو۔"
"ایسا کیا نایاب ہے اس میں؟"
"جس لڑکی نے اپنا سارا بچپن ایک درخت کے نیچے گزار دیا ہو وہ یہ کبھی نہیں جان سکتی کہ کیا نایاب ہے اس میں۔"
"درخت کے نیچے بچپن گزارنا کم سے کم چھوٹے کپڑے پہننے والوں کے ساتھ گزارنے سے بہتر ہے۔"
"کس نے پہنے چھوٹے کپڑے؟" اگر وہ ذہن میں سوچ رہا تھا تو بلند آواز سے سوچ رہا تھا اور اگر وہ بول رہا تھا تو اپنا پول آپ کھول رہا تھا۔
"تمہاری فرینڈز نے۔۔۔" وہ چونکا کہ میں نے اس کا ذہن کیسے پڑھ لیا۔ جبکہ اپنے ذہن کو وہ خود ہی بلند آواز سے پڑھ رہا تھا۔
"ریلیکس جیک۔" اس نے خود کے لیے خود کے کانوں میں سرگوشی کی جو کے سن لی گئی۔
"ہونہہ۔۔۔ جیک۔۔۔ جیکی کہو خود کو۔۔۔ آنٹی کو تمہارا نام ہیرو پر نہیں ہیروئن پر رکھنا چاہیے۔" وہ بغور میری شکل دیکھنے لگا' ایسے ہی بغور دیکھتے دیکھتے وہ اپنے چہرے کو میرے چہرے کی طرف جھکا رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی انگلی اٹھائی اور میری ناک تک لایا اور اسے ناک کے قریب رکھ دیا' پھر یک دم اس ایک انگلی کے ساتھ اس کی باقی چاروں انگلیاں بھی آملیں اور وہ پانچوں انگلیاں متحد ہو کر میرے ناک پر پڑیں اور میں وہیں فرش پر ڈھیر ہو گئی۔
"یہ میری اس کے ساتھ آخری ملاقات ہے۔۔۔ بس میں نے کہہ دیا ہے۔"

☼ ☼ ☼

"کیا عمر ہے تمہاری؟"
"عمر؟"
"ہاں عمر؟ ایج؟ کتنے سال کی ہو تم؟"
"تم کیوں پوچھ رہے ہو؟" اس کی بھنویں آسمان سے باتیں کرنے کی تیاری کرنے لگیں۔ "کیونکہ تمہیں دیکھ کر یہ تو لگتا ہے کہ تم بچی نہیں ہو لیکن یہ یقین نہیں ہوتا کہ بڑی بھی ہو رہی ہو۔"
"تمہیں بھی دیکھ کر یہ تو لگتا ہے کہ تم بڑے ہو رہے ہو لیکن یہ یقین نہیں ہوتا کہ بڑے ہو رہے ہو یا بڑی ہو رہی ہو۔" بے اختیار میرے ہونٹ سکڑ گئے۔ اوہ یہ کیا۔۔۔ میں تو اپنا کان کھجا رہا تھا۔۔۔ کیا مصیبت ہے یہ موروثی بیماریاں بھی نا۔۔۔
"کانوں میں بالی' ہاتھوں میں کنگن' ماتھے پر جھومر کب پہنو گے؟" اس نے سر کو ترچھا کر کے پوچھا۔ اف۔۔۔ مجھے اپنا کان کاٹ ڈالنا چاہیے۔۔۔ نہیں اس کی

زبان۔۔۔۔

یہ میری اس سے پہلی ملاقات' پہلی بات چیت تھی۔ وہ ایک اچھی لڑکی ہو سکتی تھی' اگر اس کی زبان اتنی نہ چلتی۔ میں بھی اس سے اچھی طرح پیش آسکتا تھا' اگر وہ مجھے "جیکی یا کینڈی" نہ کہتی۔ ویسے میں نے کوئی کوشش نہیں کی کہ وہ مجھے اچھی لگے۔ میں نے یہ کوشش بھی نہیں کی کہ میں اسے اچھا لگوں۔ مجھے وہ بوجھ لگتی تھی جسے اس کے پیدا ہوتے ہی میرے سر پر لاد دیا گیا۔ بچپن کی منگنی کم سے کم میرے لیے تو کسی میصبت سے کم نہیں ہے۔ خیر۔۔۔۔ تو جب میری انگلیاں اتحادی بن کر عین اس کی ناک پر حملہ آور ہوئیں تو وہ فورا" سے پہلے فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ اچھی اداکارہ تھی وہ لیکن غلط جگہ پر اپنی پرفارمنس دے رہی تھی' کیونکہ نہ اس کا کمرہ اسٹیج تھا اور نہ میں تماشائی جو اس کے لیے تالیاں بجاتا' حتیٰ کہ اس کے گھر والوں نے بھی اس کے ناک آؤٹ ہونے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا' کیونکہ بچے تو آپس میں لڑتے ہی رہتے ہیں' اس لیے میرا پنچ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں بنا۔ ویسے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ صرف ایک پنچ کھا کر دو دن بستر پر ڈھیر رہی۔ وہ اتنی بیمار تھی کہ بستر سے ہل نہیں سکتی تھی۔ اچھا ہوتا اگر وہ ایک دن بیمار رہتی اور دوسرے دن فوت ہو جاتی۔ لیکن اس کا فوت ہونے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ مجھے اس کے روم میں جانا پڑا۔ البم میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے اس کی ہم عمر ایک لڑکی کی تصویر اسے دکھائی جو مر چکی تھی اور اپنی زندہ سہیلیوں کے ساتھ ایسے کھڑی تھی جیسے وہ خود بھی زندہ ہو۔

"تم اپنی فرینڈز کو بلا کر ایسی ہی ایک تصویر لے لو۔ اس سے پہلے کہ تم مر جاؤ اور ہمیں یہ کہنا پڑے۔ زندہ ہوتے تو تم نے کوئی یادگار تصویر لی نہیں' کم سے کم تمہارے بستر مرگ کی تصویر یادگار ہونی چاہیے۔"

"ممی۔۔۔۔" وہ زور سے چلائی۔

"چلاؤ مت۔۔۔۔ ورنہ تمہاری شکل اس قابل بھی نہیں رہے گی کہ مرنے کے بعد ہی تمہاری تصویر لی جاسکے۔"

"ممی ی ی ی ی۔۔۔۔" وہ پھر زور سے چلائی' مجبورا" مجھے اس کے منہ پر تکیہ رکھنا پڑا۔ میں نے تو مذاق میں تکیہ رکھا تھا' میرا اسے مارنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اتفاق سے مر جاتی تو الگ بات تھی بلکہ اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی تھی لیکن اس نے مذاق کے بغیر میرے بال پکڑ لیے۔ دونوں مٹھیوں میں۔۔۔۔ مجھے واپس جا کر اسٹیج پلے میں حصہ لینا تھا اور اس کے لیے لمبے بال چاہیے تھے نوچے ہوئے ٹوٹے پھوٹے بال نہیں۔

"ریلیکس۔۔۔۔" میں بڑبڑایا اور اس سے پہلے کہ میں انگلی کو اس کی ناک تک لے جاتا اور باقی انگلیوں کو متحد کرتا' میرا دوست مجھے ڈھونڈتا ہوا کمرے میں آگیا اور ریسلنگ کا ایسا شاندار مظاہرہ دیکھ کر جہاں کھڑا تھا وہیں جامد ہو گیا۔

"ڈبلیو ڈبلیو جیک۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔" رائن جوش سے چلایا۔ رائن کے جوش نے اس میں اور جوش بھر دیا اور اس نے میرے بالوں کو ایک اور زوردار جھٹکا دیا اور آسمان سے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر میری آنکھوں کے آگے آکر کودنے پھاندنے لگے۔ میں نے چیخ ماری' رائن نے کمرے کی طرف دوڑ لگائی اور واپسی میں وہ اپنے ساتھ کیمرہ لیتا آیا اور ڈبلیو ڈبلیو جیک کی فلم بندی کرنے لگا۔

"بند کرو کیمرہ رائن۔۔۔۔" جیسے ہی میں چلایا عروہ نے اور شدت سے میرے بال اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیے۔

"تم مووی بناؤ رائن۔۔۔۔" وہ بھی چلائی اور اس کی میرے بال کھینچنے کے انداز میں شدت آگئی۔ جیسے ماما اکثر پاپا کی کسی بہت ہی گندی شرٹ کو غصے میں ہاتھ سے مل مل کر دھوتی ہیں' ایسے ہی وہ میرے سر کو بالوں سے پکڑ کر مل مل کر رگڑ رگڑ کر دھو رہی تھی۔

"آنٹی۔۔۔۔" اب مجھے چلانا پڑا۔ "آنٹی ی ی ی ی۔۔۔۔" تکیہ اس کے منہ پر رہا اور میرے بال اس کے ہاتھ میں۔ بعد میں تکیہ فرش پر پڑا اور اس کے ہاتھوں سے میرے سر کے جنگل کی کٹائی ہوتی رہی۔

"یہ کیا کیا تم نے عروہ۔۔۔۔" آنٹی نے میرے بالوں کو جڑواں سمیت عروہ کی مٹھیوں سے برآمد کیا۔ میں اپنا سر

پکڑ کر بیٹھتا چلا گیا اور ایسے کراہنے لگا جیسے مشین گن کے سارے راؤنڈ میرے سر پر خالی کر دیے گئے ہوں۔

"اوہ جیک۔۔۔ ادھر آؤ بیٹا۔۔۔ معاف کر دو عروہ کو۔۔۔ یہ ایسے ہی پاگل ہو جاتی ہے غصے میں۔۔۔" اس نے تکیہ میرے منہ پر رکھ دیا تھا' یہ مجھے مار رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر عروہ بھی کراہنے لگی' بلکہ باقاعدہ رونے لگی۔

"آنٹی بدستور میرا سر سہلاتی رہیں۔"

"تم نے اسے مار ہی کیوں نہیں دیا بیٹا۔" آنٹی مجھ سے پوچھ رہی تھیں۔ "پتا نہیں آنٹی آفر کر رہی تھیں کہ افسوس۔۔۔" لیکن مجھے افسوس ہوا۔ اچھا بھلا اسے قتل کرنے کا موقع ملا تھا۔

وہ مقتول ہوئی تھی یا نہیں لیکن میں ضرور ذلیل ہونے والا تھا۔ "ڈبلیو ڈبلیو جیک" مووی کے ہاتھوں۔ اب مجھے اس کیمرے کی فکر تھی جو رائن نے جلدی سے بھاگ کر سوٹ کیس میں لاک کر دیا تھا۔ سوٹ کیس کا وہ لاک کینیڈا جا کر کھلا۔ نارتھ کیرولینا کے اگلے ٹرپ کی شرط پر جو مجھے افورڈ کرنا تھا اور ہاں مجھے یہ افورڈ کرنا ہی تھا' ورنہ پھر مجھے دوستوں کے ہاتھوں ہونے والی "ذلالت" کو تاعمر افورڈ کرتے رہنا تھا۔ یہ میری اس کے ساتھ آخری ملاقات تھی۔۔۔ یہ میرا خیال تھا۔

☼ ☼ ☼

اگر ٹی وی پر اداکاری کرنے کا موقع سب کو مل جایا کرے تو دنیا بھر کے اماں' ابا اس موقع سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ایسی جان توڑ اداکاری کرتے ہیں کہ اولاد جیوری بنی انہیں ایوارڈ دیتے دیتے تھک جاتی ہے۔ مجھے پاپا کو ابھی ایک ایوارڈ دینا پڑا۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیونکہ ان کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا' کار ساری کی ساری تباہ ہو گئی تھی۔ یہاں تک تو سب حقیقت ہے۔ ایوارڈ تب آیا جب پاپا نے اس کار کی تصویر تو بھیج دی کینیڈا کہ میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا' کار تباہ ہو گئی ہے لیکن اپنی سلامتی کی نہیں بھیجی کہ میں زندہ سلامت ٹھیک ٹھاک ہوں اور پھر فون پر انکل سے ایسے بات کی کہ میں عین سامنے صوفے پر بیٹھی ان فریکچرز کو ڈھونڈنے لگی جو ان کے جسم پر تو تھے لیکن کسی انسانی آنکھ کو دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

"خوف زدہ ہو گیا ہوں۔۔۔ شاید اب کبھی کار کا سفر نہ کر سکوں۔ دل بہت سہما ہوا ہے۔" پاپا کہہ رہے تھے جبکہ ابھی ابھی وہ ممی کے ساتھ ڈنر کر کے آئے تھے۔ کار میں۔۔۔

"چلتے چلتے لڑکھڑا کر گر جاتا ہوں۔ ہاں شاید اعصابی کمزوری ہو گئی ہے۔ دماغ میں بھی کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ جی۔۔۔ نہیں آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ دماغ کے ٹیسٹ کا کہا ہے ڈاکٹر نے۔۔۔ نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں۔ دل کے ٹیسٹ بھی کروانے ہیں۔ ارے نہیں بھائی جان ایسے کیوں گھبرا رہے ہیں آپ۔۔۔ اچھا۔۔۔ کب۔۔۔"

"یہ لیں پاپا۔" میں نے اسکول میں جیتی اپنی ٹرافی لا کر پاپا کو دی۔

"یہ کیا ہے؟" وہ مسکرانے لگے۔ اس لیے نہیں کہ ٹرافی ملی' اس لیے کہ انکل آ رہے تھے۔

"آپ نے اتنی اچھی اداکاری کی' ایوارڈ تو بنتا ہے۔" ممی میری پشت پر آئیں اور میرے بال کھینچے۔ اگر ہماری اس دنیا میں ایسی ممیاں نہ ہوا کریں تو ایشیائی لڑکیوں کے بال بھی اتنے لمبے نہ ہوا کریں۔ کچھ چیزیں صرف روایت سے ہی ملتی ہیں' نہ تیل سے' نہ شیمپو سے' صرف "بال" کھینچے کی روایت سے۔

"بھائی ہیں ان کے بلا سکتے ہیں بہانے سے۔ بہن' بھائیوں میں یہی لاڈ پیار' مذاق کا رشتہ تو ہوتا ہے۔"

"مجھے کیا پتا بہن بھائیوں میں کیسا رشتہ ہوتا ہے۔ میرا چھوٹا بھائی تو یا سوتا رہتا ہے یا کرکٹ کھیلتا رہتا ہے۔ اسے تو اکثر یاد کروانا پڑتا ہے۔ میں تمہاری بہن ہوں۔ میرا نام عروہ ہے۔ یاد آیا کچھ؟"

"تم میری بہن ہو' تمہارا نام عروہ ہے۔۔۔ دفع کرو ایسی یادداشت کو۔۔۔" یہ میرے بھائی کا حال ہے۔ ویسے پاپا کی ایسی جاندار اداکاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ انکل اور آنٹی اور مس جیکی ہفتے کے اندر اندر ہمارے گھر میں

موجود تھے۔ اس بار پھر سے مجھے مس جیکی کو پہچاننے میں وقت لگا۔ اب وہ گنجا ہو چکا تھا۔ عام گنجا نہیں ہوا تھا وہ۔ جیسے کھیتوں میں ہلا چلاتے ہیں تو زمین ہو جاتی ہے ایسی ہی اس کے سر کی زمین تھی۔ مجھے خیال آیا کہ پچھلی بار میں نے جو اس کے بالوں کو جڑوں سمیت اکھاڑا تھا کہیں یہ ہل اس وجہ سے تو اس نے اپنے کھیت میں نہیں چلوایا؟ اگر ایسا ہے بھی تو کسے پروا ہے۔۔۔ میری ناک بھی ہر سال سردیوں میں سرخ ہو کر سوج جاتی ہے اور مجھے سانس لینے میں مسئلہ درپیش رہتا ہے۔

اس بار میرا ارادہ دو قدم آگے رہنے کا تھا۔ جن میں ہائکنگ، رائٹنگ، سوئمنگ کر رہی تھی۔ کچھ دوستوں کے ساتھ پکنک کی تصویریں بھی تھیں۔ درخت کے پاس کی کوئی تصویر نہیں تھی۔ کچھ بکس بھی تھیں، جو میں نے جلدی سے لا کر اپنے روم میں سجا دی تھیں۔ ایک بک کو کھول کر بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔ گیمز کی سی ڈیز کو نمایاں جگہ سجا کر رکھ دیا تھا۔ پہلے اس نے سرسری نظروں سے لاؤنج میں لگی میری تصویروں کو دیکھا۔ پھر وہ چونک گیا تھا۔۔۔ ہونہہ۔۔۔ جیلس ہو گیا ہو گا۔ پھر وہ باقی تصویروں کو ذرا اور قریب جا کر دیکھنے لگا۔ پھر وہ میرے کمرے میں آگیا اور وال پر لگی میری تصویروں کا معائنہ کرنے لگا۔ کچھ زیادہ ہی غور سے معائنہ کر رہا تھا۔ پھر وہ اتنے غور سے دیکھنے لگا کہ مجھے گھبراہٹ ہونے لگی۔

''تصویریں بہت اچھی ہیں یہ۔۔۔ کون ہے؟'' اس نے کسی چہرے پر انگلی نہیں رکھی تھی۔

''کون؟ یہ رانا ہے میری دوست، سوئمنگ چیمپئن۔''

''اچھا۔۔۔ لیکن میں تو اس فوٹو شاپ والے کا پوچھ رہا ہوں۔ بہت ماہر ہے وہ اپنے کام میں۔ کبھی گھوڑے کو قریب سے جا کر بھی دیکھا ہے یا نہیں؟ ہاہاہا۔۔۔ وہ زور زور سے ہنسنے لگا اور اس کے سر کی کھیتی میں سے گندم کے خوشے پھوٹنے لگے اور زیادہ زور سے ہنستا تو ''خربوزے'' کی بیل بھی پھوٹ نکلتی۔

''دیکھا بھی ہے اور اس کے بال بھی نوچے ہیں، جڑوں سمیت۔۔۔'' اس کی ہنسی یک دم تھم گئی اور اس نے دانت پر دانت جمائے۔ یقیناً اسے اپنے سر کی تکلیف پھر سے یاد آگئی تھی۔

''اینی وے۔۔۔ تم نے وہ درخت کیوں کٹوا دیا؟ انکل بتا رہے تھے کہ تم نے بہت ضد کی تھی اسے کٹوانے کی؟ ایسا کیوں کیا تم نے؟''

میں غور سے اس کی شکل دیکھنے لگی، پھر میں نے اپنے منہ کو ذرا قریب کیا اور زیادہ غور سے دیکھنا شروع کیا۔ انگلی کو اٹھا کر اس کی ناک کے قریب کیا اور قریب کیا۔ وہ چوکنا تھا، وہ جانتا تھا کہ میں چیخ ماروں گی جسے وہ ڈچ کر دے گا۔ لیکن میں نے چیخ نہیں مارا بلکہ دو انگلیوں سے میں نے اس کی ناک پکڑ کر مروڑ دی۔ لڑکے ہمیشہ یہ بھول جاتے ہیں کہ لڑکیاں گھونسے مارتی ہیں، نہ کک کرتی ہیں۔ وہ چٹکی بھرتی ہیں اور بال کھینچتی ہیں اور یہ گھونسے اور لاتوں سے زیادہ کارگر ہتھیار ہے، زیادہ تکلیف دہ اور زیادہ زود اثر ررررر۔۔۔ اس کی ناک سے خون نکلنے لگا۔ ''کیا تم ویمپائر ہو؟'' وہ چلایا۔

''تھی نہیں، لیکن ہو گئی ہوں۔'' اس کی بہتی ناک کو دیکھ کر میں نے اطمینان سے کہا۔

''تو لو پھر یہ میرا خون پی لو۔'' اس نے اپنی ناک کا خون جو اس کے ہاتھ میں لگ چکا تھا میرے آگے کیا۔

ناک پر اس نے اتنی بڑی بینڈیج کروالی تھی کہ ممی، پاپا مجھے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکالنے تک کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ انہیں ایسی ویمپائر اولاد گھر میں نہیں رکھنی تھی جو گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتی تھی۔ مجھے اس کے کمرے میں جا کر سوری کہنا پڑا۔ پھر کہیں مجھے گھر میں اور رات کا ڈنر کرنے کی اجازت دی گئی۔ ساتھ ساتھ ممی مجھے مخصوص انداز سے گھورتی رہیں۔ اس گھوری کے کئی مطلب تھے بلکہ ان میں چھپی کئی دھمکیاں تھیں۔ جیسے کہ ''مہمانوں کو جا لینے دو، پھر تم سے پوچھتی ہوں۔'' ''اب لے کر دکھانا مجھ سے اپنی پاکٹ منی'' ''شاپنگ پر میرے

ساتھ جاسکتی ہو لیکن بیگز اٹھانے کے لیے۔ خبردار جو تم نے کسی کپڑے، جوتے، بیگ، جیولری کی طرف انگلی کی تو۔۔۔ انگلی کاٹ دی جائے گی۔" گھر میں جو پکے گا وہ کھانا پڑے گا۔ اور گھر میں ان دنوں پھر ٹنڈے اور بینگن ہی بنیں گے اور ان سب میں سب سے خطرناک دھمکی یہ تھی کہ میری کوئی بھی دوست مجھ سے ملنے گھر آئے گی تو اسے میری بدتمیزی کی ساری کہانی بمع مبالغہ سنائی جائے گی۔ ظاہر ہے میری وہ اچھی دوست یہ کہانی باقی اچھی دوستوں کو سنائے گی اور پھر سب اچھا اچھا ہوتا ہی چلا جائے گا اور میری شہرت کو چار اچھے اچھے چاند لگتے چلے جائیں گے۔

وہ اگلے دن پھر میرے کمرے میں آیا۔ ظاہر ہے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ میری ممی کے ہاتھوں کافی عزت ہو چکی ہے اور اب وہ "اس عزت" کو اور عزت دینے آیا تھا۔

"تمہارے کمرے میں بہت بکس ہیں، سوچا ان کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔" اس نے ناک پر انگلی رکھ کر اپنا رخ کتابوں کے ریک کی طرف موڑا۔ یعنی وہ کتابوں کا جائزہ آنکھوں سے نہیں "ناک" سے لینے والا تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا اس کی ناک کو کھینچ کر ہاتھی کی ناک بنا دوں، پر ممی کی زمانہ ماضی کی گھوری نے مجھے روک لیا۔ وہ بکس کے ریک کے پاس گیا اور اس کے ٹائٹل پڑھنے لگا۔ پھر اس نے ایک کتاب کو نکالا اور اسے سونگھا، پھر اس نے انگلی کو سونگھا۔

"کیچپ لاؤں، ان پر ڈال کر کھا بھی لو۔" مجھے اس کا سونگھنا برا لگا۔

"نئی کتابوں کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے۔ ویسے تم اتنی بکس پڑھتی ہو۔۔۔ واؤ۔۔۔" اس نے بکس کے ریک پر انگلی رکھی اور اسے دور تک گھسیٹتا ہی چلا گیا۔

"ہاں! ان سب کو تو میں کب کا پڑھ چکی ہوں۔" میں نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"اچھا۔۔۔ مثلاً" یہ بک کیسی ہے؟" اس نے "لیٹ اٹ اسنو" کو آگے کیا۔

مجھے پتا تھا وہ یہ سوال کر سکتا ہے۔ میں شارٹ نوٹس پر یہ سب بکس اٹھا کر اسٹور سے لائی تھی۔ گوگل سے میں نے ان سب کی سمری پڑھ لی تھی۔

"اچھی ہے۔" میں نے کہا۔

"بہت اچھی ہے۔" میں نے کہا اور یاد کرنے لگی کہ اس کے کرداروں کی کہانی کیا تھی۔ ایک نقصان جو ہمیشہ ہر شوخی مارنے والے کو بھگتنا پڑتا ہے وہ یہ کہ وہ کہیں نہ کہیں غلطی کر جاتا ہے۔ میں نے آٹھ دس کتابوں کی سمری پڑھ لی تھی اور اب وہ سمریاں ایک دوسرے میں مکس ہو رہی تھیں، بس یہی گڑبڑ ہو رہی تھی۔

"مجھے یہ کتاب اچھی لگ رہی ہے لیکن میں ہر کتاب نہیں پڑھتا۔ ویسے یہ جولی۔۔۔ یہ کیا ہے اس میں؟" اس نے ورق گردانی کرتے ہوئے پوچھا۔

"جولی۔۔۔" ساری سمریاں، جو میرے ذہن میں گڈمڈ ہو رہی تھیں، ان میں میں، جولی کو ڈھونڈنے لگی۔

"مل جا جولی۔۔۔ مل جا۔"

"اوہ۔۔۔ کیوٹ۔۔۔" وہ بڑبڑایا جو میں نے سن لیا اور فوراً بولی۔

"یس کیوٹ کیٹ۔۔۔" مجھے یاد آگیا تھا۔ جولی ایک بلی کا نام ہے اور جولی بلی ہو ہی کیا سکتی ہے۔

"کیٹ؟ جولی بلی ہے؟" اس نے ناک سے کھلی کتاب پر غور کیا، پھر اپنی ناک کو صفحے پر ٹکا دیا اور پھر سر اٹھا کر اپنی ناک سے مجھے تاڑا۔

"تم خود پڑھ لو۔" یہ کہنا زیادہ محفوظ تھا، اس لیے میں نے کہہ دیا۔

اس نے ساری کتابوں کو ریک سے نکالا اور ان سب کے پہلے صفحے میرے سامنے کیے۔

"یہ سب کتابیں ایک ہی دن خریدی گئی ہیں، یہ دیکھو اسٹیمپ۔ اسٹور کا نام اور تاریخ۔۔۔ ہمارے آنے سے ٹھیک ایک دن پہلے۔ تم نے دو دن میں پوری بیس کتابیں پڑھ لیں۔ تم نے گینیز بک ریکارڈ کو توڑ دیا۔ تمہیں ضرور اپنی انٹری وہاں بھیجنی چاہیے۔"

"انٹری بھیجنے کے لیے مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔"

''مشورے تو عقل والے لیتے ہیں جو تمہارے پاس ہے نہیں۔ ویسے تم نے یہ سب کیوں کیا۔ جولی....؟''
اس نے اپنی ناک پہ لگی ..... بینڈیج کو جھٹکے سے اتار دیا اور ناک سمیت مسکرانے لگا۔ میں اپنی ایکس ریز آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی' اس کی ناک تو بالکل ٹھیک تھی۔ مجھے متاثر کرنے کے لیے؟ وہ اپنی چیک شرٹ کے بازو فولڈ کرنے لگا اور میرا دل چاہا کہ میں ایک بار پھر سے اس کی ناک کو فولڈ کردوں۔''
''میں تم سے متاثر ضرور ہو جاتا.... مس جولی.... اگر مجھے کتابی کیڑے اچھے لگتے۔'' اب وہ اپنے سر کے کھیت میں ہل میرا مطلب ہاتھ چلانے لگا تھا۔
''تمہیں متاثر کرنا' مائی فٹ؟''
''تو پھر یہ بکس کیوں رکھی ہیں یہاں؟''
''یہ سب میں پڑھنے کے لیے لائی تھی.... میں اتنی ہی بکس پڑھتی ہوں.... ہر ہفتے....''
''تم نے کہا تم یہ سب پڑھ چکی ہو۔''
''میں نے کب کہا یہ؟ میں نے کہا مجھے یہ بکس پڑھنی ہیں۔''
''اوہ....! یہ تو میں بھول ہی گیا تھا کہ تم جھوٹ بھی بول سکتی ہو۔ اگر جولی کو معلوم ہوا کہ اسے بلی بنادیا گیا ہے تو وہ یقیناً ''ناراض ہوگی'' کیونکہ وہ ایک لڑکی ہے' اچھا چھوڑو.... منہ کھولو اپنا' دانت دکھاؤ' ناول سے ڈرائے کرتی ہو یا ڈرائر سے؟'' اور یہ وہ سب سے خراب بات تھی جو اس نے کی تھی۔ تازہ تازہ برش کیے ٹھنڈے دانتوں پر گرم ڈرائر کیا کام کرتا ہے' یہ وہی جانتا ہے جس نے یہ کیا ہو۔ میرے دانت تو ویسے بھی حساس تھے۔
''کھولو منہ دکھاؤ دانت.... ٹوتھ پالش ٹھیک سے یوز کرتی ہو نا؟''
''بکواس بند کرو اپنی....'' میں چلائی۔ وہ بھی چلایا لیکن قہقہہ لگا کر اور اپنی ناک پر بینڈیج ٹھونک کر چلا گیا۔
''میں مرجاؤں گی' اس سے شادی نہیں کروں گی۔''

☼ ☼ ☼

پاپا.... انکل کو اپنے ساتھ کینیڈا لے آئے تھے۔ انہیں لگتا تھا کہ ایسے وہ جلدی ٹھیک ہوجائیں گے۔ جبکہ مجھے انکل کہیں سے بھی بیمار نہیں لگتے تھے۔ جب وہ بیمار تھے ہی نہیں تو ٹھیک کیسے ہوں گے۔ بعد میں انکل بجن کا کہنا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو بہت مس کررہے ہیں' انہوں نے اسے بھی بلالیا۔
''تم یہاں ساری زندگی کے لیے رہنے آئی ہو؟'' میں نے اس کے سامان کو دیکھ کر کہا۔
''مائی فٹ یہاں رہنا۔ میں صرف اپنے پاپا کے لیے آئی ہوں۔''
''اتنا سامان لے کر؟''
''ہمارے کپڑے بڑے بڑے ہوتے ہیں نا۔ چھوٹے چھوٹے نہیں ہوتے۔ تو بڑے بڑے کپڑے بڑا سامان ہی لگتے ہیں۔ چنے منے ہوں تو ایک چھوٹے سے بیگ میں آجائیں۔''
''او آئی سی.... لیکن اس سامان کو رکھنے کے لیے ہمارے پاس بڑے بڑے کمرے نہیں ہیں۔''
''جب تم اس موٹو کو لے کر ہمارے گھر آئے تھے تو ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ اس سانڈ کو لے کر نکل جاؤ ہمارے گھر سے۔ پورے مہینے کا راشن وہ ایک ہفتے میں کھا گیا تھا۔'' میں نے اس کی زبان کی رفتار کو دیکھا۔ وہ بہت زیادہ زبان دراز تھی۔ یہ ایک تو یہ وجہ تھی کہ مجھے وہ بہت ہی زیادہ بری لگتی تھی۔ اتنی بری کہ میں اسے اپنے گھر سے دو کلو میٹر دور واقع ٹھنڈے پانی کی جمی ہوئی جھیل میں پھینکنے کے لیے تیار تھا اور جھیل پر پہرا دینے کے لیے بھی تیار تھا کہ وہ کہیں خود سے ہی باہر نکل کر اپنی جان نہ بچالے۔ وہ نکلے تو میں اسے پھر سے دھکا دے دوں۔ اس کا نکلنا میرا دھکا' میرا دھکا اس کا نکلنا کہ جولی کی طرح جان بچا کر نکل ہی نہ آئے۔ ایک دوسری وجہ یہ تھی کہ جب وہ غصے میں تیز آواز میں بولتی تھی تو اس کی آنکھیں ٹیڑھی ہوجاتی تھیں اور مجھے اس سے تھوڑا سا خوف محسوس ہونے لگتا تھا کہ

کہیں وہ کوئی ویمپائر تو نہیں۔

"میں اپنے انکل کے گھر رہنے آئی ہوں تمہارے نہیں۔"

"تمہارے انکل، میرے پاپا ہیں۔"

"لیکن تم ان کے صرف بیٹے نہیں ہو۔ کبھی بیٹی، کبھی بیٹا، کبھی جیک، کبھی جیکی، ویسے آج کل تم کیا ہو؟"

"اوہ!" وہ میرے ناموں پر طنز کر رہی تھی جو ماما مجھے بہت پیار سے دیتی ہیں، آئی لو مائی مام۔

"آج کل میں جیکی چن۔" میں نے جیکی چن کی طرح کراٹے کا ایک وار اس کی گردن پر کیا۔ بس اتنا ہی اور اس نے نیک کالر پہن لیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا اور ان سے اس کی "گردن کے حالات" ڈسکس کیے۔

"نیک کالر کی تو بالکل کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ انہوں نے کالر کیوں پہنا ہے؟" ڈاکٹر پوچھ رہے تھے۔

"تاکہ میری گردن ٹھیک نہ رہے۔" میں نے اپنی گردن کو مسلا۔

"میں ڈاکٹر سے پوچھ آیا ہوں۔ تم یہ ڈرامہ بند کرو۔ اتارو یہ نیک کالر۔" میں گھر آیا اور سیدھا اس کے پاس گیا۔

اس نے نیک کالر تو نہیں اتارا لیکن اپنے حلق سے ایک دل دوز چیخ اپنے منہ کے راستے سارے گھر میں اتار دی۔ ماما بھاگی ہوئی لاؤنج میں آئیں۔ ابھی میری نظر ماما کی شکل پر پڑی ہی تھی اور پاپا کی نظروں کے تعاقب میں وہاں اس طرف آئی تھی جس طرف وہ ابھی... ہاں بالکل ابھی کھڑی تھی... لیکن اب وہ وہاں کھڑی نہیں تھی... وہ فرش پر پڑی تھی... وہ بے ہوش ہو چکی تھی... مجھے چھ دن گھر سے باہر رہنا پڑا۔ میں ساری زندگی گھر سے باہر رہ سکتا تھا، اگر وہ میرے ماما، پاپا، میرا کمرہ گھر میں سے نکال کر میرے منہ پر دے مارتے۔ فریج سے کچھ پھل اور اپنے والٹ سے کچھ پیسے بھی... تیز بارش میں، میں گھر سے باہر کھڑا رہا اور کھڑکیاں بجاتا رہا لیکن کچھ دیر بعد جب دروازہ کھلا تو باہر کیا آیا؟ میرا رین کوٹ... وہ بھی وہ پرانا والا جس میں جگہ جگہ سوراخ تھے۔ کہاں جاتا، کیا کرتا۔ میں نے تو صرف سچ بولنا چاہا تھا کہ اسے نیک کالر کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا سچ بولنے کی اتنی بڑی سزا ملتی ہے؟ ٹھیک ہے، میں اس سزا کو بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔ میں نے سوراخ زدہ رین کوٹ پہن لیا اور ایسی دکھیاری رات میں اپنے دوستوں کے دروازوں کو بجاتا رہا۔

"کیوں نا مووی دیکھی جائے۔" میں مائیکل کے گھر کے باہر کھڑا کانپ رہا تھا۔

"ایسی بارش میں، ایسے پھٹے ہوئے رین کوٹ کو پہنے تقریباً سارا بھیگے ہوئے میں تم سے مووی دیکھنے کے لیے کہہ رہا ہوں چشمش۔"

"تمہارا پہلے تو ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا۔" اس نے اپنے چشمے کو اتار کر غور سے مجھے دیکھا، صرف مائیکل ہی یہ کر سکتا تھا۔ "چشمے کو اتار کر دیکھنا۔"

"تم نے پہلے تو کبھی اتنے سوال نہیں کیے؟" اسے دھکا دے کر میں خود ہی اس کے گھر کے اندر گھس گیا اور کچن کی طرف لپکا۔

"تم پہلے کبھی ایسی سوالیہ شکل کے ساتھ میرے دروازے پر بھی نہیں آئے۔" کچن ٹیبل پر رکھے ادھ کھائے سینڈوچ کو جا کر اس نے بمشکل میری پہنچ سے بچایا۔

"سنو مووی ریڈی کرو... میں کچھ کھا کر آ رہا ہوں۔"

"تم ڈنر کر کے نہیں آئے گھر سے..."

"اپنا منہ بند کرو اور جا کر مووی ریڈی کرو..."

یہ تھی میری... "مووی نائٹ ٹرپ" کی پہلی نائٹ۔ میں مووی نائٹ کا بہانہ کر کے اپنے دوستوں کے گھر رات کو مووی دیکھتا اور پھر وہیں سوتا بن جاتا۔ ساتویں دن مجھے رائن نے جس کے گھر میں میری یہ تیسری مووی نائٹ تھی، ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا۔

"اگر تم آج بھی یہاں رہے تو مجھے بھی تمہاری طرح مووی نائٹس پر ایک پورا ہفتہ گزارنا ہوگا۔"

افسوس مجھے کسی اور کے بیڈ پر نیند نہیں آتی اور صوفے پر میں پورا نہیں آتا۔"

"کیسے دوست ہو تم؟ صرف تین دنوں میں ہی تمہیں یہ سب یاد آگیا۔"

"میں تو تمہارا دوست ہوں لیکن میرے مام ڈیڈ تمہارے دوست نہیں ہیں۔"

"لیکن تم انہیں قائل کر سکتے ہو۔"

"انہوں نے مجھے قائل کرلیا ہے کہ یا تم یہاں رہو گے یا مجھے بھی جانا ہوگا۔"

"تم ان کی اولاد نہیں ہو کیا؟ ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ تمہارے ساتھ.... تمہارے دوست کے ساتھ...."

"جیسے تمہارے مام ڈیڈ نے تمہارے ساتھ کیا۔ تم ان کی اولاد نہیں ہو کیا؟"

"وہ تو میری ایک کزن آئی ہوئی ہے، مجھے اس کی شکل نہیں دیکھنی اس لیے...."

"یا اس کی شکل کو ماسک پہنا دو یا خود کالا چشمہ لگالو لیکن اب چلے جاؤ۔ میری مام نے تو وارڈروب لاکڈ کردی ہے۔ میں ایک ہی ڈریس میں ایک ہفتہ کیسے گزاروں گا؟ تمہیں تو رین کوٹ مل گیا، مجھے ٹین پیپر بھی نہیں ملے گا۔"

"ڈینس ٹھیک کہتا ہے تم کسی کام کے نہیں ہو۔"

"ڈینس مجھے بھی ٹھیک کہہ گیا ہے کہ اسے کک مار کر باہر کرو۔"

اس سے پہلے کہ میں رائن موٹو کی "ڈائنوسار سائز کک...." کھاتا، مجھے گھر واپس آنا پڑا۔ وہ کچن ٹیبل پر بیٹھی سیب کھا رہی تھی اور مجھے دیکھ کر ایسے مسکرا رہی تھی، جیسے اسے دنیا میں کوئی غم نہیں۔ اسے کوئی غم ہو بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ سارے غم اس نے میری طرف منتقل کردیے تھے۔ اسے سوری کہا۔ پھر کہیں جاکر اس کا نیک کالر اترا۔

☆ ☆ ☆

پاپا کو مجھ پر اعتبار نہیں تھا۔ وہ ہر روز صبح میرے کمرے میں آتے مجھے مخصوص انداز سے گھورتے۔ کیونکہ ابھی حال ہی میں.... میں "مووی نائٹ ٹرپ" سے واپس آیا تھا، اس لیے میں اس گھوری سے ڈر جاتا۔ میں انکل کے کمرے میں جاتا ان کا حال پوچھتا۔ ان سے ہلکی پھلکی باتیں کرتا۔ اکثر انہیں اپنے ساتھ چہل قدمی کے لیے لے جاتا اور "اس" سے دور ہی رہتا جیسا کہ ماما نے کہا تھا۔ "عروہ سے دور رہنا، ورنہ ہم سے بھی دور ہو جانا۔" ماما.... پاپا سے دور ہونے کا مطلب تھا، صبح کے ناشتے، رات کے کھانے، اپنے روم، اس روم کے باتھ روم اور پاپا کے والٹ میں موجود پیسوں سے دور رہنا۔ اتنی ساری چیزوں سے دور رہنے سے بہتر تھا کہ میں "اس" سے دور رہ لیتا۔

اکثر وہ مجھے دیکھتے ہی اپنی گردن مسلنے لگتی۔ یہ ڈنر ٹیبل پر ہوتا۔ اس کی گردن میں درد ہونے لگتا۔ وہ ماما سے کسی بام کا پوچھنے لگتی۔ پھر وہ کراہ کراہ کر ایک ایک نوالہ کھاتی۔ پاپا مجھے گھورتے۔ مجھے افسوس ہوتا۔ بہت افسوس ہوتا مجھے ایک کاری وار کرنا چاہیے تھا کہ اس کی گردن ہی ٹوٹ جاتی، نہ ہوتی گردن نہ نکلتی آہ.... کراہ.... اب وقت گزر چکا تھا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے جو کام وقت پہ نہ ہوسکے، پھر وہ کبھی نہیں ہوتا۔ اس کی گردن توڑنے والا کام بھی پھر کبھی نہیں ہوا۔

لیکن....

گھر میں ایک موٹا ہو تو، تو دو تین اور موٹو نکل ہی آتے ہیں۔ جو سانڈ اس کے گھر سے سارا راشن کھا آیا تھا، اسی سانڈ کی ایک چھوٹی بارہ سال کی موٹی بہن بھی تھی جو جب ہمارے گھر آتی ماما کو پیلیا کروا دیتی تھی۔

"آنٹی میں یہاں سے گزر رہی تھی کہ بیکنگ کی خوشبو نے مجھے روک لیا۔" ممی کا گلابی رنگ پیلا پڑ جاتا۔

"ہاں.... بیٹا میں آج کیک اور کوکیز بیک کر رہی ہوں۔"

ماما جانتی تھیں وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔ ماما ہفتے میں ایک دن کیک، کوکیز اور بریڈ بیک کرتیں۔ وہ ٹھیک اسی دن گھر آتی۔ ماما نے دن بدل کر بھی دیکھے پر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جیسے ٹام اینڈ جیری میں جیری، چیز کی

خوشبو پر سوتا ہوا بھی چیز کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ ٹھیک ایسے ہی وہ شہر کے کسی بھی حصے میں ہوتی وہ ٹھیک اسی جگہ پہنچ جاتی جہاں کچھ پک رہا ہوتا اور جہاں سے پکا ہوا اسے مل بھی جاتا۔

"کیا تم ماما کو بتا کر آئی ہو؟" ماما ہر بار یہ کمزور سا جواز تلاش کرتیں کہ شاید اسے گھر جانے کی جلدی ہوگی۔

"میں نے سائیکل شیڈ میں پارک کردی ہے۔ مام کو میں فون کردیتی ہوں۔ ویسے بھی مام کو میری کوئی پروا نہیں ہے۔ ان کے خیال میں جب میں کمزور ہو جاؤں گی تو ہی اچھی بچی بنوں گی۔ میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ وزنی لوگ بھی اچھے ہوسکتے ہیں۔ آپ تو جانتی ہیں میں شروع سے باغی رہی ہوں۔ اگر دنیا میں اسی فیصد تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو "فٹ" ہیں تو مجھے ان اسی فیصد کا حصہ نہیں بننا۔ میری ایک الگ پہچان ہونی چاہیے' آپ کیا کہتی ہیں آنٹی؟"

"تمہاری طرح اور بھی بہت لوگ موٹے ہیں۔ یہ تمہاری الگ پہچان تو نہیں ہوئی نا۔"

"میں ہزاروں بھیڑوں میں ہونے کی نسبت۔ دس بھیڑیوں میں ہونا پسند کروں گی۔"

"لیکن بھیڑوں کو پسند کیا جاتا ہے مشعل۔"

"میں ناپسند کیے جانے کے لیے تیار ہوں۔" گوشت کا گولہ اپنے بازوؤں کو لہرا کر کہتا۔

ماما کو ناچار اس کے آگے سب رکھنا پڑتا۔ ویسے بھی ماما اور ہم سب جان گئے تھے کہ "موٹا" اپنے موٹا ہونے کے کئی جواز تلاش کرلیتا ہے۔ وہ "کھانے کے کار خیر" پر ایسی ایسی دلیلیں دیتا ہے کہ "اسی فیصد فٹ عوام" ان دلائل کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

سولیٹ موٹا زمور موٹا نہ......

اب جب اس نے ہمارا نمک کھا ہی لیا تھا تو اسے حلال بھی کروانا چاہیے تھا۔ میں اسے اپنے ساتھ اسٹور لے گیا اور جو اس نے کہا' اسے کھانے کے لیے لے کر دیا۔ بدلے میں اس نے بس اتنا کیا کہ وہ عروہ کو اپنے ساتھ چہل قدمی کے لیے لے گئی اور واپسی میں عروہ کو ماما بمشکل اٹھا کر اپنے ساتھ گھر لائیں' یقینا" سے ڈاکٹر کے پاس۔ چھوٹی موٹو لڑکھڑا کر گری تھی اور ٹھیک عروہ کے اوپر گری تھی جو گراؤنڈ پر ہاتھ سر کے نیچے رکھے پرسکون انداز میں آسمان کا نظارہ کر رہی تھی۔

"ہو گیا نظارہ۔ چلو اب اپنے گھر واپس... میں تمہیں اپنے اس گھر میں برداشت نہیں کرسکتا۔"

☆ ☆ ☆

مجھے ایسا لگا جیسے میرے اوپر کوئی پہاڑ آگرا۔ میری آنتیں اگر باہر نہیں آئی تھیں تو اس کا مطلب صاف تھا' وہ اندر ہی ٹوٹ کر گر گئی تھیں اور اب کسی اور راستے سے باہر آنے والی تھیں' پورے دو منٹ تک میں پیٹ کے بل اپنا درد قابو میں کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ مشعل بھاگ کر گئی اور گھر سے آنٹی کو بلا لائی۔

ایک ــــ ہفتے تک میں نے جو کھایا وہ کھاتے ہی باہر آیا۔ درد جس چڑیا کا نام ہے وہ میں نے چڑیوں کے جھنڈ سے جانا۔ مجھے کئی دن تک بیڈ ریسٹ کرنا پڑا اور ظاہر ہے کہ بارہ سال کی بچی یہ سب برداشت نہیں کرسکی اور اس نے احساس جرم کے اثر کو زائل کرنے کے لیے بہت زیادہ کھانا شروع کردیا' ساتھ ہی اگلنا بھی شروع کردیا۔

"جیک نے کہا تھا مجھ سے یہ کرنے کے لیے۔" اس نے اگل دیا۔

"ہاؤ کیوٹ....." میں نے مشعل کے گال پر پیار کیا۔ دل تو کر رہا تھا دانت سے گال کاٹ لوں لیکن بچی تھی اور پھر میں اس بچی کے دیس میں تھی۔ کچھ بھی ہوسکتا تھا۔

"تم نے اسے منع کیا تھا؟"

"نہیں میں منع نہیں کرسکی... وہ مجھے اسٹور میں لے گیا اور جس جس چیز پر میں نے ہاتھ رکھا اس نے وہ مجھے لے دی۔ پھر سب بھگو اپنے ہاتھ میں رکھ کر اس نے کہا۔ ایک ہاتھ لو ایک ہاتھ دو۔" میں نے اپنا لینے والا ہاتھ بڑھا دیا اور اس نے میرا دینے والا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اگر میں مر جاتی تو؟"

"میں گاڈ سے معافی مانگ لیتی' گاڈ بہت اچھے ہیں' وہ معاف کر دیتے ہیں اور جیک نے کہا تھا' موٹے لوگوں کے نیچے آکر کوئی نہیں مرتا۔"

"تم گاڈ سے معافی تو مانگ لیتیں' لیکن میری جان تو واپس نہ آتی نا۔" میری جان کے زیاں پر اس کے کتنے نادر خیالات تھے۔ راز اگلنے کے انعام کے طور پر میں نے اسے چاکلیٹ کا ایک پیکٹ دیا جسے لے کر وہ میری شکل دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا' تم یہ چاکلیٹ نہیں کھاتیں؟"

"میں نے آپ کی جان بچائی ہے۔ اگر میں مزید اور دو منٹ تک آپ پر گری رہتی تو آپ اس وقت بیڈ پر نہیں تابوت میں لیٹی ہوتیں۔ اب آپ بدلے میں مجھے یہ ننھا منا پیکٹ دے رہی ہیں۔ یہ تو میں اسکول بس میں بیٹھے بیٹھے کھا جاتی ہوں۔" ابھی کچھ دیر پہلے وہ شرمندہ ہو رہی تھی اور اب وہ مجھے شرمندہ کر رہی تھی۔ ان موٹے لوگوں کا کوئی دین ایمان ہے یا نہیں؟

"فی الحال تو میرے پاس ایسا کچھ نہیں ہے کہ تمہیں کھانے کے لیے دوں۔ البتہ تم کیچپ لگا کر مجھے کھا سکتی ہو۔" میں نے آہ بھر کر کہا۔

اس نے منہ بنالیا۔ "میں صرف اچھے کھانے' کھانے کی شوقین ہوں۔"

توبہ توبہ! یہ موٹے لوگ تو منہ پھٹ بھی ہوتے ہیں۔

گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہو رہی تھیں۔ مجھے گھر بھی جانا تھا۔ پاپا پہلے ہی جا چکے تھے۔ جس دن میری فلائٹ تھی اس دن میں نے کچھ وقت جیک کے کمرے میں گزارا۔ جیک کالج جا چکا تھا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا لیکن کمرے میں اور بھی بہت کچھ تھا۔ وارڈروب.... وارڈروب میں کپڑے.... کپڑوں میں مہنگے کپڑے اور مہنگے کپڑوں میں "اس کے پسندیدہ کپڑے۔"

ایک یورپین کنٹری میں رہنے والے کے پاس گھر کے بعد سب سے زیادہ قیمتی کیا ہوتا ہے؟ ایک ایسا ملک جہاں سردیوں میں درجہ حرارت منفی ہو جاتا ہے۔ وہاں سب سے قیمتی کیا ہوگا؟ گھر کے ہیٹنگ سسٹم کے علاوہ؟ باڈی ہیٹنگ سسٹم نا؟ اس کے گرم کپڑے' مہنگے نفیس کوٹ' برفانی طوفان میں ٹھنڈ سے بچانے والے ہڈ' رنگ برنگے سوئیٹر' مختلف شیڈز کی لیدر جیکٹس۔ کینیڈا جیسے ٹھنڈے برفانی ملک میں سب سے زیادہ قیمتی اثاثہ کیا ہوگا؟ یہی سب نا؟

بس میں اس اثاثے کا ایک ایک بازو کاٹ لائی۔ ہر شرٹ کا' ہر کوٹ کا' ہر سوئیٹر کا' ہر ہڈ کا۔ اتفاق سے سوئیٹروں کو درزی ٹھیک نہیں کرتے اور کوٹ کمپنیوں کے پاس واپس نہیں جاتے کہ جی ہم سے اس کا ایک بازو کٹ گیا ہے' اب یہ لے لیں اور دونوں بازوؤں والا دے دیں اور اتفاق سے سوئیٹر' شرٹس' کوٹ بنانے والی کمپنیاں "ایکسٹرا کپڑا" بھی کسٹمر کو نہیں دیتیں کہ اگر کوئی آستین کاٹ کر لے جائے تو اسے جوڑ لیجیے گا۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ میں نے اس کا کافی نقصان کیا ہاں لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ میں نے اس کا "ٹھیک" نقصان کیا۔

میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اپنے "ملبے" پر بیٹھا چلا چلا کر کہہ رہا ہے کہ یہ میں نے کیا ہے لیکن اس کی بات کا یقین کون کرتا؟ آنٹی اور انکل یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ سب اس نے کیا ہے اور وہ نام "بے چاری عروہ" کا لگا رہا ہے۔

میرے چند قریبی دوستوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ میں منگنی شدہ ہوں۔ اب یہ منگنی کیسی چل رہی ہے' یہ انہیں معلوم نہیں تھا۔ ویسے بھی یہ منگنی لولی لنگڑی تھی اور یہ میرے اور جیک کی طرف سے وجود ہی نہیں رکھتی تھی۔ یہ صرف ہم دونوں کے ماں' باپ کے لیے تھی۔ مجھے وہ قطعا" پسند نہیں تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس سے شادی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اگر ہو بھی جاتی تو بہت جلد طلاق تک نوبت آجاتی۔ ایسی شادی کا فائدہ جس کے فوری بعد عدالتوں کے چکر لگانے پڑیں۔ مجھے یونیورسٹی جانا تھا اور پھر مجھے یہ اعلان کرنا تھا کہ مجھے کسی بھی صورت اس جیکی سے شادی نہیں کرنی۔ جو یہ طے ہی نہیں کر پا رہا کہ اسے کیا بنے رہنا ہے۔ وہ خود بھی اسی انتظار میں لگتا تھا کہ وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہو اور

منگنی کو توڑنے کا اعلان کرے اور اس نے یہ اعلان کردیا۔ پاپا اور انکل کے فرسٹ کزن کی اکلوتی بیٹی کا نکاح تھا اور وہ سب اس میں شرکت کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔

"السلام علیکم محترمہ عروہ۔" یہ اس کا ابتدائی انداز تھا مجھ سے بات کرنے کا جو کافی مہذب تھا۔ ممی' پاپا انہیں لینے ائیرپورٹ گئے تھے۔ صرف میں اور رخشان ہی گھر میں تھے۔ وہ کار سے باہر نکل کر سب سے پہلے چلتا ہوا میرے پاس آیا تھا۔

"وعلیکم السلام محترم جیک۔"

"میں جیک نہیں ہوں' مجھے عمار کہا جائے۔"

تو وہ اپنے پیدائشی نام کو استعمال کرنے کے لیے تیار ہوچکا تھا۔ اس بار وہ کافی انسانی حلیے میں ملبوس آیا تھا۔ نہ بالوں میں کوئی بل پڑا ہوا تھا' نہ کوئی کرنٹ دوڑایا گیا تھا لیکن اس نے جو ٹی شرٹ پہن رکھی تھی وہ کافی انقلابی سی تھی۔۔۔ اس کی ایک آستین کسی اور ہی فیبرک کی تھی۔ وہ آستین اس شرٹ کا حصہ نہیں لگ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی جاتی تھی کہ وہ کسی اسٹیریو فیشن کو فالو کررہا ہے یا وہ کسی اسٹیریو فیشن کو سیٹ کررہا ہے۔ اس کی شکل جتنی سنجیدہ ہورہی تھی اس کی شرٹ اتنی ہی اس کے خلاف جارہی تھی۔ وہ ان ہی شرٹوں میں سے ایک تھی جس پر میں نے قینچی چلائی تھی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ میں اس کی شرٹ کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کررہی ہوں۔

"اچھا ہے نا یہ نیا فیشن۔ میرے دوستوں میں کافی مقبول رہا ہے۔"

"مقبول اور یہ۔۔۔؟" میں نے خود کو کھل کر ہنسنے کی اجازت دی اور شرٹ کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔

"ہاں۔۔۔" اس نے خود کو اپنی ہنسی غائب کرنے کی تنبیہہ کی اور دانت پیس کر کہا۔ دانت کو دانت پر ایسے جماتے ہوئے وہ کچھ ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے دانتوں پر ایلفی چپکا دی گئی ہو اور اب وہ اس ایلفی سے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے ہکلانے لگا ہو۔

"ایک عرصہ ہوا مجھے ایسے مقبول ہوئے۔"

"تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے۔۔۔ مس جیکی۔۔۔"

"میں ضرور تمہارا شکرادا کرکے جاؤں گا مس ہائی جیک۔" انکل اسے گھورتے ہوئے قریب سے گزر گئے۔ شاید وہ اس سے خائف تھے۔ آنٹی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"یہاں آنے سے پہلے جو لیکچر تمہیں مل چکے ہیں انہیں یاد رکھنا۔" گو آنٹی نے سرگوشی کی تھی لیکن آنٹی کو کسی نے بتایا نہیں تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی طرح "بلند آواز" میں سرگوشی کرتی ہیں۔ میں نے بمشکل اپنی ہنسی قابو میں کی۔ کتنا اچھا لگتا ہے جب لڑکوں کو لڑکیوں کے سامنے ڈانٹ پڑتی ہے۔ انہیں پھٹکارا جاتا ہے۔ انہیں 'الو گدھا' کہا جاتا ہے۔ آہ۔ اب وہ لڑکا اپنے اسکول کے تھیٹر کا جانی ڈیپ ہو یا ریسلنگ رنگ کا "ھوگن" لڑکیوں کے سامنے وہ پھس پھسا کر زیرو ہوجاتا ہے۔

"مجھے تو تمہاری حیثیت وہی پرانی کی پرانی لگ رہی ہے۔" میرا اشارہ آنٹی کی سرگوشی کی طرف تھا جس میں وہ چپکے سے اسے پھٹکار گئی تھیں۔

"لیکن تمہاری شکل مجھے نئی نئی لگ رہی ہے۔۔۔ کیا کرتی رہتی ہو تم اپنی شکل کے ساتھ۔۔۔ پہلے اچھی خاصی لومڑی جیسی لگتی تھی اب ایک دم سے چھپکلی سی ہوگئی ہو۔ دیواروں پر رینگ رینگ کر تمہارے ہاتھ بھی خراب ہوگئے ہیں۔ اگر تمہیں جانوروں میں دلچسپی ہے تو کوئی اچھا جانور بنو جیسے چمگادڑ۔۔۔ یا۔۔۔"

"شٹ اپ!" مجھے اپنے جسم کا سارا خون ابلتا ہوا محسوس ہوا۔ "اپنی شکل دیکھی ہے تم نے؟ پچکی ہوئی رگبی بال۔"

"اوہ!" وہ محظوظ ہوا۔ "کبھی رگبی بال ہاتھ میں پکڑ کر بھی دیکھی ہے؟ یا بس ٹی وی سے رگبی کا نام ہی سیکھا ہے؟ تم جیسی لڑکیاں دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے گوگل سے فلموں' کھلاڑیوں' شہروں' ہوٹلوں' کھانوں' آرٹ کے نمونوں کے نام دیکھ کر یاد کرلیتی ہیں۔ پھر

ایسے ظاہر کرتی ہیں جیسے ہم سے زیادہ تو کوئی جانتا ہی نہیں۔ رگبی کے ایک آدھ کھلاڑی کا نام بھی تم نے یاد کیا ہوگا۔ دس بارہ فٹ بال کے کھلاڑیوں کے نام، کچھ سائنس دانوں کے نام، چند کلاسک فلموں اور کتابوں کے نام۔ ہوگئی امپریسو لسٹ تیار۔ ویسے اس بار تم نے "کتنی کتابیں" لاکر اپنے کمرے میں رکھی ہیں؟"

"اس بار ڈریکولا ان پاک لینڈ رکھی ہے۔" میں چلا اٹھی۔ میرے اعصاب جواب دے گئے تھے اور میرا خون ابل ابل کر اب سوکھنے لگا تھا۔ اس سے پہلے میں اپنا سارا خون خشک کروالیتی میں اس سے دور ہوگئی۔

☆ ☆ ☆

مجھے زندگی میں دو بڑے صدمات سے گزرنا پڑا۔ ایک بچپن کی منگنی کا، ایک میری وارڈروب کے "معذور" ہوجانے کا۔ دونوں صدمات جان لیوا تھے۔ دونوں صدمات کے واقع ہونے کے دن، میری زندگی کے بلیک ڈے تھے۔ کمرے میں بند ہوکر میں نے "آدھے گھنٹے" کی خاموشی اختیار کی اور موم بتیاں جلا کر وارڈروب کے سامنے رکھ دیں اور خود ان کے پاس چوکڑی مار کر بیٹھ گیا۔

"یہ کیا کررہے ہو؟" ماما کمرے میں آئیں۔

"تعزیتی تقریب۔"

"کیوں کیا ہوا؟" پھر تمہاری الماری میں چوہا گھس گیا اور تمہارا کوئی نیلا پیلا ماسک کھا گیا۔

"ماما! ایک تو اب میں ماسک نہیں پہنتا دوسرا چوہیا آئی تھی چوہا نہیں... وہ کتر کر نہیں گئی کاٹ کر گئی ہے۔"

"اوہ! ویسے مجھے کتنے منٹ کی خاموشی اختیار کرنی ہوگی؟"

"آپ کو میرے یونی ورسٹی جانے تک خاموشی اختیار کرنی ہوگی۔" میرا مطلب عروہ سے تھا کہ اب کوئی اس کا نام بھی میرے سامنے نہ لے۔

"اپنی تقریب جاری رکھو۔" وہ ہنسنے لگیں۔ کتنی بے فکری سے ماما ہنس رہی تھیں۔ کیا وہ دیکھ نہیں رہی تھیں کہ میں نے وارڈروب کے سامنے ایک نہیں دو نہیں پوری تین درجن کینڈلز جلا رکھی ہیں۔ کیا انہیں نظر نہیں آرہا کہ میں نے غم میں لنچ بھی نہیں کیا اور میں کوئی ایک ہزار بار اپنے کپڑے نکال کر دیکھ چکا ہوں کہ شاید کسی کا کچھ ہوسکے۔ جن کا اب یہی ہوسکتا تھا کہ یا میں خود "ٹیلر" بن جاؤں اور ان سب کو کسی نہ کسی طرح سے پہننے کے قابل کروں یا پھر پارٹ ٹائم جاب کروں اور اپنے لیے نئے کپڑے خرید لوں۔

"میں ٹیلر بھی بنا اور مجھے پارٹ ٹائم جاب بھی کرنی پڑی، پھر بھی نقصان وہیں کا وہیں رہا۔"

رائن کی ماما اکثر رائن کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہیں۔ "کچھ عذاب اتنے وزنی ہوتے ہیں کہ انہیں چھوٹی موٹی دعائیں ٹال ہی نہیں سکتیں۔" ٹھیک کہتی ہیں وہ۔ کچھ عذاب اتنے وزنی ہوتے ہیں کہ انہیں چھوٹی موٹی تدبیریں ٹال ہی نہیں سکتیں۔ مجھے بھی اب کوئی بڑی ہی تدبیر آزمانی ہوگی اور یہ رہی وہ تدبیر۔

میں کشف کے نکاح میں شرکت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ ابھی فنکشن شروع نہیں ہوا۔ کسی مقامی سنگر کو گانے کے لیے بلایا گیا ہے لیکن ابھی تک وہ آیا نہیں۔ ہم سب اپنی اپنی آوازیں نکال کر ساؤنڈ سسٹم کو چیک کررہے ہیں۔ شایان، میرے کزن کے کسی انکل نے اپنے بیٹے کے میڈیکل میں انٹری ٹیسٹ میں پاس ہونے کی خوشی میں اگلے ہفتے اپنے گھر دعوت کا اعلان مائیک پر آکر کیا اور سب کو شرکت کی دعوت دی۔

"تمہیں کوئی اعلان نہیں کرنا؟" شایان مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ اس کا اشارہ شاید میری شادی کی طرف ہے۔"

"ہاں! کیوں نہیں... جلد ہی میں تمہیں اپنی منگنی میں انوائیٹ کروں گا۔"

"منگنی کرنے کی کیا ضرورت ہے، نکاح کرنا یا شادی... ویسے ہی تمہاری منگنی کا دورانیہ کافی لمبا ہوگیا ہے۔"

"کب منگنی کا دورانیہ لمبا ہوا ہے؟ منگنی تو ابھی میری ہونی ہے۔"

"میں عروہ سے تمہاری منگنی کی بات کر رہا ہوں۔"
"کون عروہ؟ میں کسی عروہ کو نہیں جانتا۔"
"تم مذاق کر رہے ہو؟" وہ حیران ہوا۔
"مجھے مذاق کی عادت نہیں ہے۔ اس سے منگنی کا اعلان کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی خودکشی کا اعلان کردوں۔ اگر میری کوئی منگنی ہوئی بھی ہے تو میں اسے توڑتا ہوں۔"

میرا پلان کچھ اور تھا لیکن ہو کچھ اور گیا۔ جو ہو گیا وہ بھی کچھ ایسا برا نہیں تھا۔ کافی مہمان آچکے تھے لیکن ابھی لڑکے والے نہیں آئے تھے۔ مائیک پر شایان کا دس بارہ سالہ کزن کھڑا نیم مزاحیہ انداز میں وہاں موجود اپنے رشتے داروں کی آوازوں کی نقل اتار کر سنا رہا تھا اور سب محظوظ بھی ہو رہے تھے۔ میرے اور شایان کے درمیان جو مکالمہ چل رہا تھا وہ اس کے کان سے گزر رہا تھا۔ اس نے گردن میری طرف موڑ کر شرارت سے پوچھا۔

"یہ والا اعلان بھی کر دوں مائیک پر۔۔۔" میں نے بچے کا دل توڑنا مناسب نہیں سمجھا اور گردن کو ہاں میں ہلا دیا۔

"عروہ سے منگنی کا اعلان کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی خودکشی کا اعلان کردوں۔ اگر میری کوئی منگنی ہوئی بھی ہے تو میں اسے توڑتا ہوں۔" لڑکے کی یادداشت بھی اچھی تھی اور اس نے میرے انداز کی نقل بھی ٹھیک ٹھیک اتاری تھی۔ اس کا اندازہ مجھے ہال میں یک دم پھیل جانے والے سناٹے سے ہوا۔ خوش قسمتی سے خاندان میں ایک ہی عروہ تھی اور اس سے بھی زیادہ خوش قسمتی سے بہت سے لوگ یہ پیش گوئی پہلے ہی کر چکے تھے کہ "ہم دونوں کی منگنی" شادی تک نہیں پہنچے گی۔ اعلان بھی ہو گیا' ان کی پیش گوئی بھی سچ ہو گئی۔ شایان نے بڑھ کر اس لڑکے کے ہاتھ سے مائیک لیا۔

"بچہ ہے' مذاق کر رہا ہے۔" شایان نے مائیک میں کہا۔

"نہیں یہ سچ ہے۔" میں نے مائیک کے آگے منہ کر کے کہہ دیا۔

اتنی سی ہمت کی بات تھی اور بس بات ختم۔

پاپا کی جیب میں اس وقت اگر کوئی پسٹل ہوتی تو میری لاش مائیک کے پاس پڑی ہوتی۔ اگر پسٹل نہیں بھی تھی تو بھی وہ دونوں ہاتھوں کے حملوں سے مجھے لاش بنانے آرہے تھے لیکن انکل نے میری جان بچالی۔ انہوں نے پاپا اور ماما دونوں سے کہہ دیا کہ فیصلہ دونوں بچے ہی کریں گے' ہمیں انہیں مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ اس وقت بات کو بڑھانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ میں واپس کینیڈا آگیا۔ میں اب خوش تھا اور مطمئن بھی۔ اس سب سے میں نے یہ سبق سیکھا کہ "تھوڑی سی ہمت آپ کو بڑی مصیبت سے بچا سکتی ہے۔" اور ہاں میں بتانا بھول گیا۔ وہ میرے چچا کی بیٹی عروہ ہے نا' اس کے کمرے میں مجھے کچھ دیر رکنا پڑا۔ کمرے میں' ایک میں تھا' ایک وارڈروب تھی اور میرے ہاتھ میں ایک بلیک آئل پینٹ باکس تھا۔ میں نے اس کے کپڑوں کو بیڈ پر پھیلایا' باکس میں برش بھگویا اور کود کود کر گیلے برش کے وار ان قیمتی ملبوسات پر کیے۔ جو اس کے کہنے کے مطابق بڑے برانڈ اور مہنگے مہنگے تھے۔ "اب وہ کپڑے دنیا کے کسی بھی لانڈری ہاؤس میں جاتے وہاں سے ویسے ہی واپس آتے جیسے گئے تھے۔"

☼ ☼ ☼

میں اس وقت ریسٹ روم میں تھی۔ لڑکے والے آنے ہی والے تھے۔ ہم سب لڑکیاں اپنے اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھیں کہ انکل نیاز کا چھوٹا بیٹا بھاگتا ہوا اندر آیا۔

"عمار بھائی کہہ رہے ہیں کہ وہ مر جائیں گے' عروہ آپی سے شادی نہیں کریں گے' انہوں نے مائیک پر کہا ہے یہ۔" لڑکیوں کے میک اپ کرتے ہاتھ رک گئے اور وہ میرا منہ دیکھنے لگیں۔

"وہ مذاق کر رہا ہوگا۔" میری ایک کزن نے اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہوں نے کہا' وہ سچ بول رہے ہیں۔"
میں جان گئی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ "مجھے کون سا اس گدھے سے شادی کرنی ہے۔" میں نے غصے سے چلا کر کہا۔
میری کزنز استہزائیہ مجھے دیکھ رہی تھیں۔ ان کے خیال میں' میں پاگل تھی جو عمار کو گدھا کہہ رہی تھی۔ ان سب کے نزدیک کینیڈا میں رہنے والا انکل کا اکلوتا ڈیشنگ بیٹا گدھا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اگر کوئی گدھا ہو سکتا تھا تو وہ میں تھی۔ الٹا مجھے گدھا بنا کر ایک دم سے ہی ساری لڑکیوں کا میک اپ ہو گیا۔ ایک دم سے ہی انہیں جلدی سے باہر جانا تھا۔ ایک دم سے ہی انہیں یہ بھول گیا کہ انہیں مجھے بھی ساتھ لے کر باہر جانا تھا اور ایک دم سے ہی سارا ریسٹ روم خالی ہو گیا اور میں اکیلی کھڑی رہ گئی اور میرا خالی دماغ جیسا کہ ممی کو لگتا ہے' وہ عمار کے لیے شدید غصے سے بھر گیا۔
تقریب کے بعد جس وقت وہ اپنے کمرے میں بیٹھا مووی دیکھ رہا تھا اور ساتھ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا' میں وہاں جا دھمکی۔
"تم اس غلط فہمی میں کیوں تھے کہ میں تمہیں اپنا منگیتر سمجھتی ہوں۔" میں نے ہاتھوں کو اس کی گردن سے دور رکھنے کی باقاعدہ تگ و دو کی۔
"یہ غلط فہمی ہمارے والدین کو تھی۔" وہ دیکھ سکتا تھا کہ میں کیسے اپنے ہاتھوں کو سنبھال رہی ہوں اور وہ محظوظ ہو رہا تھا۔
"تو تمہیں یہ غلط فہمی مائیک پر ہی دور کرنی تھی؟"
"یہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ دراصل اس کا اعلان مجھے اس سے بھی بڑی جگہ پر کرنا چاہیے تھا۔" وہ ابھی بھی ڈھیٹ ہی بنا ہوا تھا۔
"میں تم سے اپنی منگنی بہت پہلے توڑ چکی ہوں۔"
"لیکن تم نے اس کا اعلان تمہیں کیا تھا... اعلان میں نے کیا ہے۔"
"تو تم اب یہاں کیا کر رہے ہو؟"
"میں اپنے چچا کے گھر موجود' اپنے کمرے میں بیٹھا' ٹی وی دیکھ رہا ہوں۔ ویسے تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟ تمہیں تو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ میں نے خود کو تو مصیبت سے بچایا ہی ہے' تمہیں بھی بچا لیا۔"
"تو تم مان رہے ہو کہ تم مصیبت ہو جس سے میں بچ گئی؟"
"میں تمہیں احساس کمتری میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا۔ ہاں میں مان رہا ہوں کہ تم نے مجھے متاثر نہیں کیا اس لیے مجھے تمہارے لیے مصیبت بننا پڑا۔"
"اوہ!" میرے گال غصے سے سرخ ہو گئے اور ہونٹ نیلے۔ کاش میں سانپ ہوتی اور اسے ڈس لیتی اور اسے نیلا کر دیتی لیکن کیونکہ میں سانپ نہیں ہوں اور اسے نیلا نہیں کر سکتی' اس لیے میں اپنے کان غصے سے سرخ کر رہی ہوں۔
"مجھے تمہیں متاثر کرنا بھی نہیں تھا' کشف کے نکاح میں تمہیں کافی لڑکیوں نے امپریس کیا تھا۔"
"تم ان لڑکیوں سے جیلس ہو؟"
"میں ہر لڑکی سے جیلس ہوا کرتی تھی کہ وہ کیوں اتنی خوش قسمت ہیں کہ تم جیسا لڑکا ان کا منگیتر نہیں ہے لیکن اب ہر لڑکی مجھ سے جیلس ہوا کرے گی۔" میں کہہ کر جانے لگی۔
"تمہیں یہ دکھ تو ہو گا کہ مجھ جیسے ہینڈسم لڑکے نے تمہیں چھوڑ دیا۔"
"دکھ... ؟ ہاں' بہت دکھ تھا لیکن پہلے کہ تم جیسے ابنارمل لڑکے سے میرے ماں' باپ نے میرا رشتہ طے کر دیا۔"
"تو تم خود کو نارمل سمجھتی ہو۔"
"تمہیں تو کافی دکھ ہو رہا ہے اپنے ابنارمل ہونے کے بارے میں سن کر۔ ان فیکٹ تمہیں یہ برا لگ رہا ہے کہ میں نے تمہیں گھاس نہیں ڈالی۔"
"گھاس چرنے سے تو تمہیں ہی فرصت نہیں تھی۔ اب جاؤ مجھے غصہ نہ دلاؤ۔ ورنہ تمہیں سزا دینے کے لیے میں اس رشتے کے لیے ہاں بھی کہہ سکتا ہوں لیکن یہ سزا ساتھ مجھے بھی بھگتنی ہو گی۔"
"ہاں! یہ سزا تمہیں ہی بھگتنی ہو گی۔" یہ وہ خیال تھا جو میرے ذہن میں آیا اور پھر بھی ذہن سے نکلا ہی

نہیں۔

☼ ☼ ☼

مجھے ڈر تھا کہ جیسے ہی ہم لوگ کینیڈا واپس آئیں گے ماما' پاپا دونوں مجھ پر حملہ کردیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ دونوں کا رویہ بہت اچھا رہا' بلکہ ایک دن تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ "تم ہمیں اپنے فیصلے سے آگاہ کردینا لیکن پہلے اچھی طرح سے سوچ لینا۔" گو میں اپنے فیصلے سے وہاں سب کو آگاہ کرچکا تھا اور بہت ہلکا پھلکا تھا پس مجھے مزید سوچنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن پھر سے ایک دم سے جیسے مجھ پر بہت وزنی بوجھ آ گرا۔ یعنی ابھی مجھے پھر سے سوچنا ہے۔ ٹھیک ہے میں سوچ لیتا ہوں۔ کل رات سوچوں گا' کل میں فری ہوں۔ کل کی رات آئی تو میں نے سوچا کہ آج کل میرے ایگزمز چل رہے ہیں' مجھے ایگزمز کے بعد سوچنا چاہیے۔ ایگزمز کے بعد مجھے خیال آیا کہ یہ میرے انجوائے منٹ کے دن ہیں' مجھے ہر چیز بھلا کر صرف انجوائے کرنا چاہیے۔ انجوائے منٹ کے دن ختم ہوئے تو پھر سے کلاسز شروع ہوگئیں اور میں اسٹڈی میں بزی ہوگیا۔ پھر سے ایگزامز آگئے اور یونی ورسٹی کے آخری سال کی ٹف اسٹڈی شروع ہوگئی۔ اتفاق سے اگر مجھے کچھ وقت فری ملتا بھی تو میں کوئی نہ کوئی مووی دیکھ لیتا۔ کچھ نہ کچھ پکا کر کھانے لگتا یا رائن کے ساتھ گھومنے نکل جاتا۔ پھر میری جاب بھی بہت ٹف تھی۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ میں "سوچتا" ڈنر ٹیبل پر جیسے ہی پاپا مجھے غور سے دیکھتے میں جلدی سے کھانا ختم کرکے اپنے کمرے میں آجاتا۔۔۔ کیوں؟ کیا میں ڈر رہا ہوں کہ وہ مجھ سے میرے فیصلے کے بارے میں نہ پوچھ لیں' جس کے بارے میں' میں نے ابھی تک سوچا ہی نہیں؟ اس فیصلے کے بارے میں جس پر میں بہت کلیئر ہوں۔ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ میں ڈر نہیں سکتا۔ یہ بھی پاپا کی کوئی ٹرک ہے۔ وہ مجھے الجھا رہے ہیں۔ وہ جان بوجھ کر میرے ذہن پر بوجھ ڈال رہے ہیں۔ جو بھی ہے فیصلہ تو ہوچکا ہے' بس ایک بار پھر سے اس پر سوچ کر انہیں آگاہ کرنا ہے۔ چھوٹا سا معمولی سا کام لیکن بس مجھے وقت ہی نہیں مل رہا تھا۔

"تمہیں وقت کی کیا ضرورت ہے' بس جھٹ جاکر کہہ دو کہ تمہیں نہیں کرنی عروہ سے شادی۔" میرے اندر سے آواز آئی۔

یہ چیٹنگ ہوگی۔ پاپا نے کہا ہے ایک بار اچھی طرح سے سوچ لو۔

پاپا کو کس نے بتانا ہے کہ تم نے چیٹنگ کی ہے۔ کہہ دینا اچھی طرح سے سوچ لیا ہے۔

میں گلٹ کا شکار رہوں گا۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔

دراصل تم عروہ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ ہاں تم یہ چاہتے ہو۔ اب جب واقعی اسے چھوڑنے کا وقت آیا ہے تو تمہارے دل پر بوجھ ہے۔

ایسا نہیں ہے' زہر لگتی ہے مجھے وہ۔

اسی زہر کے لیے تم نے دو سال لیے ہیں سوچنے کے لیے۔ اگر ایسی ہی زہر ہے وہ تو جاؤ' جاکر انکار کردو ابھی۔

ابھی میں جاب کے لیے اپنے انٹرویو کی تیاری کررہا ہوں۔

"دیکھا۔ ! پھر تم کہو گے' تم انٹرویو دینے جارہے ہو' پھر تم کہو گے تم اپنی نئی جاب میں بزی رہتے ہو۔ پھر یہ وہ پھر وہ۔۔۔ تم ابھی جاؤ' ابھی کہو۔"

"ٹھیک ہے میں ابھی جارہا ہوں۔۔۔ ابھی ابھی۔۔۔"

میں پاپا کے روم میں آیا۔ وہاں ماما بھی تھیں۔ دونوں میری طرف ایسے دیکھنے لگے جیسے میں بوری میں بند وہ بونا تھا جو اسٹور روم میں قید تھا اور اب وہ بونا ان کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا ہے اور وہ سوالیہ بونے کو دیکھ رہے ہیں کہ "بول اے بونے! تجھے کیا چاہیے؟ تو اپنی بوری سے باہر کیوں آیا؟"

"پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" بونا اس لیے بوری سے باہر آیا۔

"ہاں بولو۔۔۔"

"وہ میں۔۔۔ وہ مجھے آپ کی گاڑی چاہیے۔۔۔ کل میرا انٹرویو ہے۔"

"کیا میں تمہیں ڈراپ کردوں؟"
"میں خود چلا جاؤں گا۔" اپنی بات کہہ دینے کے بعد بھی جب میں وہاں سے نہیں گیا تو پاپا نے پوچھا۔
"اور کچھ کہنا ہے تمہیں؟"
"نہیں... آپ کو ایسا کیوں لگا؟"
"تمہاری شکل پر لکھا ہے کہ تمہیں کچھ کہنا ہے۔"
"نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا۔" میں اپنے کمرے میں آگیا اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا "یہ میں نے کیا کیا۔" سامنے آئینے میں میرا عکس مجھ پر قہقہے لگا رہا تھا۔ "میں نفسیاتی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ ضرور میرے دماغ کے ساتھ کچھ مسئلہ ہے۔" میں نے اپنے کان بند کیے اور انٹرویو کے لیے اپنی فائل تیار کرنے لگا جو تیار ہی تھی لیکن اسے پھر سے تیار کرنے میں کیا مسئلہ تھا۔ نہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا تو پھر مسئلہ تھا کہاں؟ میرا انٹرویو ہو گیا۔ مجھے جاب مل گئی۔ پاپا اب روز میری شکل کی طرف دیکھتے ہیں۔
"آپ ایسے مجھے کیوں دیکھتے ہیں؟"
"کیا تمہیں مجھ سے کچھ کہنا ہے؟"
"آپ بہت اچھے ہیں... مجھے یہی کہنا ہے..." اتنا کہہ کر میں کھسک گیا اور کیوں کھسک گیا' یہ بھی معلوم نہیں کر سکا۔ اب جب جب میں پاپا کو اور پاپا مجھے دیکھتے ہیں مجھے یہی لگتا ہے کہ ابھی وہ مجھ سے کہیں گے۔
"تمہیں کچھ کہنا ہے؟ ہے نا؟ کہہ دو۔"
لیکن تم ڈر کس بات سے رہے ہو؟ میں نے خود سے پوچھا۔
"تمہارے انکل' عروہ کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔" پاپا کمرے میں آئے اور "فورا" سے کہہ دیا۔
"اوہ!" تو وہ بات یہ تھی جس سے میں ڈر رہا تھا۔ عروہ کی شادی سے... یعنی مجھ سے اس کی شادی نہ ہونے سے پلس کسی اور سے ہو جانے سے... ان دونوں باتوں سے میں ڈر رہا تھا۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا' کبھی نہیں' وہ تو مجھے "دنٹ" لگتی ہے۔
"تم اپنا فیصلہ بتاؤ... تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو یا نہیں' تاکہ وہ کہیں اور کر سکیں۔"
"انکل نے عروہ سے پوچھ لیا؟" پتا نہیں کیسے میری زبان سے یہ نکل گیا۔ اُف میری زبان... کیسے سلپ ہو جاتی ہے نا۔
"تم عروہ کو چھوڑو' تم اپنی بات کرو..."
"میری بات..."
"ہاں تمہاری بات... کیا تم دوبارہ سننے لگے ہو... بہرے ہو گئے ہو تم کیا۔" پاپا پتا نہیں کیا کیا کہہ رہے ہیں۔ مجھے تو کچھ سنائی نہیں دے رہا۔
"سن رہے ہو مجھے؟" پاپا نے میری آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا۔
"میری بات یہ ہے کہ جو عروہ کا فیصلہ ہو گا وہ مجھے منظور ہو گا۔" مجھے اپنی زبان کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ ایسی سلھنگ ٹنگ کو رکھ کر کیا کرنا ہے۔
"اچھا..." پاپا نے گھور کر مجھے دیکھا اور پھر وہ مسکرانے لگے۔
یہ پاپا آخر کیوں مسکرا رہے ہیں۔ ارے میں بھی مسکرا رہا ہوں لیکن کیوں؟ اوہ میرے خدایا' یہ میں نے کیا کر دیا۔

☆☆☆

اپنے ڈریسز کا غم کیسے میں نے کم کیا' یہ میں ہی جانتی ہوں۔ میرا خیال تھا اب وہ بڑا ہو گیا ہو گا لیکن کشف کے نکاح میں جو اس نے کیا اس نے اس کی ساری تمیز' بدتمیزی میں بدل دی۔ یہاں تک بھی سب ٹھیک تھا' اچھا ہی ہوا کہ اس نے منگنی توڑ دی۔ اس میں منگیتر بنے رہنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ تھا کیا اس میں؟ میں بہت مطمئن ہوں۔ ممی میرے روم میں آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا۔
"تمہیں عمار پسند نہیں ہے؟"
"نہیں!" میں نے "فورا" کہا۔
"ٹھیک ہے... تم یونی ورسٹی جاؤ... اپنی اسٹڈی مکمل کرو' پھر ہمیں سوچ کر بتا دینا۔"
"لیکن میں بتا چکی ہوں۔"

"ابھی نہیں... ابھی تم چھوٹی ہو۔"

"اس سے زیادہ چھوٹی تھی، جب آپ نے میری منگنی کردی تھی۔ اب تو کافی بڑی ہو چکی ہوں، اب منگنی ختم کردیں۔"

"ہو گا وہی جو تم چاہو گی۔ کوئی زبردستی نہیں ہو گی۔ ہم نے اپنی طرف سے اچھا فیصلہ کیا تھا لیکن خیر، تم وقت لے لو۔"

"وقت لینے سے کیا ہو گا؟"

"وقت اور تجربے سے بہت سی باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں اور بہت سے لوگ اچھے لگنے لگتے ہیں۔"

"اچھا اور وہ... ہونہہ..." میں نے دل میں سوچا۔

میں نے رائنا کو بتا دیا کہ میری منگنی ٹوٹنے ہی والی ہے بس۔

"گڈ... مبارک ہو۔" اس نے دانت نکالے، جو مجھے بہت برے لگے۔

"کسی کی منگنی ٹوٹ رہی ہے اور تم مبارک باد دے رہی ہو؟"

"تو اور کیا کہوں؟" تمہیں وہ پسند نہیں۔ تم اس سے نفرت کرتی ہو۔ ایسے انسان سے جان چھوٹنے پر تمہیں مبارک باد نہ دوں؟

"نہ دو... ہمارے یہاں یہ روایت نہیں ہے کہ منگنی ٹوٹنے پر مبارک باد دی جائے۔" مجھ پر ابھی یہ انکشاف ہوا تھا کہ ہمارے یہاں یہ روایت نہیں۔

"روایت..." وہ بڑبڑانے لگی اور اس کا منہ بن گیا۔ بنا رہے منہ، کم سے کم اسے بات کرنے کی تمیز ہونی چاہیے۔ چند دن گزرے تو یہی رائنا اپنے ایک کزن کے بارے میں مجھے بتانے لگی۔ میں جانتی تھی اس کے کزن کو مل بھی چکی تھی کئی بار۔

"یہ تمہیں بہت پسند کرتا ہے۔" ساری بات بتا کر اس نے اپنی طرف سے بہت سرپرائز دینے والے انداز میں میرے کان میں سرگوشی کی۔

اس کا کزن بھی اچھا تھا اور یہ بھی اچھا تھا کہ وہ مجھے پسند کرتا تھا لیکن مجھے یہ سب جان کر اچھا کیوں نہیں لگا۔ حیرت انگیز طور پر میں نے فوراً" رائنا کے کزن کو مسترد کر دیا۔

"تم عمار کو پسند کرتی ہو نا؟"

"نہیں، مجھے نفرت ہے اس سے؟"

"پھر میرے کزن کے لیے انکار کیوں کر رہی ہو؟"

"کیونکہ تمہارا کزن مجھے پسند نہیں۔"

"میرے کزن میں ایسی کیا خامی ہے؟"

"خامی کا مجھے نہیں معلوم، بس وہ مجھے اچھا نہیں لگا۔"

"بغیر خامی کے کوئی کیسے برا لگ سکتا ہے۔"

"لگ سکتا ہے... جیسے مجھے تمہارا کزن..."

"تم اپنی منگنی توڑنا ہی نہیں چاہتیں۔"

"میری منگنی ٹوٹ چکی ہے، اب بس اس کا باقاعدہ اعلان ہونا ہے۔ ماما نے کہا ہے کہ میں اسٹڈی مکمل کرلوں، پھر اعلان ہو گا۔"

"ماما نے اعلان کرنے کے لیے تمہیں اتنا وقت نہیں دیا۔ تمہارا دل عمار کی طرف پھر جائے اس لیے وقت دیا ہے اور وہ پھر چکا ہے۔"

"میرا دل کیا پھرکی ہے؟"

"سب کا دل ہی پھرکی ہوتا ہے... مجھے سائنس دان بننا تھا لیکن اب میں آرٹس پڑھ رہی ہوں، دیکھا میرا دل پھرکی۔"

"دل پھرکی... دل پھرکی..." اف کانوں میں یہ فقرہ گونجتا رہا لیکن میں نے پروا نہیں کی۔ خاندان سے میرے لیے چند پرپوزل بھی آئے، ظاہر ہے سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ عمار نے کشف کے نکاح کی تقریب میں کیا کہا ہے۔ ممی نے انہیں فی الحال ٹال دیا کہ ابھی میں پڑھ رہی ہوں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ جب وہ پرپوزل والی فیملی آئی تو میں اپنے کمرے میں خوف سے چھپ گئی۔

کیسا خوف؟ مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔ "میں ڈر کیوں رہی ہوں؟" میں خود سے پوچھنے لگی۔

"تم ایک دم سے کیسے بیمار ہو گئیں، ضرور تم نے اپنی اسٹڈی کی ٹینشن لی ہے۔" ممی میرے ایک دم سے بیمار ہو جانے پر حواس باختہ سی ہو گئیں۔ میں خود

بھی حواس باختہ ہی تھی کہ میں ایک دم سے بیمار صرف اس لیے ہوگئی کہ میرا خاندان سے ایک رشتہ آیا ہے لیکن آخر کیوں میں خوف زدہ ہوں؟ کیوں؟ اس سے زیادہ خوف زدہ میں اس وقت ہوگئی تھی جب میرا آخری پیپر تھا۔

"لوگ اگیز مزے فارغ ہوتے ہیں تو مزے کرتے ہیں، تمہیں ڈرپ پر ڈرپ لگ رہی ہے۔" میری فرینڈز مجھے تنگ کررہی تھیں۔

میں مزے کیوں نہیں کررہی؟ کیا وجہ ہے آخر؟

"بیٹا تمہارے انکل پوچھ رہے ہیں کہ عروہ کا کیا فیصلہ ہے؟ ممی ایک دن میرے پاس آئیں اور نرمی سے پوچھنے لگیں۔ اوہ تو یہ وجہ تھی لیکن یہی وجہ کیوں تھی؟ میرے ہاتھ میں ایک فوٹو البم تھا' جسے میں دیکھ رہی تھی۔ "مردوہ لوگوں کا فوٹو سیشن۔"

"کیسا فیصلہ؟" میں جانتی تھی کہ وہ کیا پوچھ رہی ہیں لیکن پھر بھی میں نے پوچھا۔

"عمار تمہیں پسند ہے یا نہیں؟"

"نہیں' وہ مجھے نہیں پسند۔"

ماما نے ایک گہرا سانس لیا۔ پھر اب تمہارا کیا فیصلہ ہے؟ اچھی طرح سوچ لیا ہے نا؟

"اچھی طرح تو نہیں سوچا لیکن....."

✵ ✵ ✵

ہم پاکستان آچکے ہیں۔ بارات لے کر جارہے ہیں۔ مجھے اب تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ میں نے اس شادی سے انکار کیوں نہیں کیا۔ ایسا نہیں ہے کہ میں خوش ہوں۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ مجھے خوش ہونا بھی ہے یا نہیں۔ میں خوش کیوں ہوں' کیونکہ میری شادی ہورہی ہے یا اس لیے خوش ہوں کہ عروہ نے شادی سے انکار نہیں کیا۔ ویسے اس نے شادی سے انکار کیوں نہیں کیا۔ یہ بات مجھے خوف زدہ کررہی ہے۔ میں بہت خوف زدہ ہوں' کیونکہ میں جان گیا ہوں کہ وہ عین نکاح کے وقت انکار کردے گی۔ جیسے میں نے مائیک پر جاکر منگنی کے ٹوٹنے کا اعلان کیا تھا' ایسے ہی وہ کرے گی لیکن نہیں اس نے نکاح کے وقت انکار نہیں کیا' بلکہ اب تو وہ میرے ساتھ آکر بیٹھ چکی ہے۔

"تو اب یہ ضرور رخصتی کے وقت بھاگ جائے گی۔ ہاں یہ ہی کرے گی۔" میں نے اسے دیکھا' وہ بھی مجھے ہی دیکھ رہی ہے۔ اس کا چہرہ بھی میری طرح پیلا ہورہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی خوف ہے۔ وہ بھی ڈری سہمی نظروں سے مجھے دیکھ رہی ہے۔

"تم ایسے مجھے کیوں دیکھ رہی ہو؟" میں نے اپنا خوف دبا کر پوچھا۔

"تم ابھی بھاگ جاؤ گے نا؟" اس کی آواز کانپ رہی ہے۔

"نہیں! لیکن تم ایسا ضرور کروگی۔" میری بھی آواز کانپ رہی ہے۔ ساتھ ہی وہ پٹ پٹ مجھے دیکھ رہی ہے۔ میں بھی پٹ پٹ اسے دیکھ رہا ہوں۔

"تم نے شادی سے انکار کیوں نہیں کیا؟" میں نے الٹا اس سے پوچھا۔

"میں بیوی بن کر ساری زندگی تمہیں سزا دینا چاہتی تھی۔" اس کی آنکھوں سے سارا خوف' وسوسے رخصت ہوگئے اور اس نے دلیری سے کہا۔

"اب تم بتاؤ....." اس کی بڑی بڑی آنکھیں ساری کی ساری سمٹ کر مجھ پر مرکوز ہوگئیں۔

"میں شوہر بن کر ساری سزائیں بھگتنا چاہتا تھا۔" میں نے بھی اسی کی طرح دلیری سے کہا اور اپنی آنکھوں کو اس پر سمیٹ کر مرتکز کردیا۔ میں کوئی اس سے ڈرتا تھا جیسے وہ مجھ سے نہیں ڈرتی تھی۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے نہیں ڈرتے' ہم دونوں ایک دوسرے سے نہیں ہارتے۔ ہم دونوں بچپن سے اب تک ایک تعلق میں بندھے رہے ہیں..... ہم دونوں کو اب بڑھاپے تک بھی ساتھ رہنا چاہیے..... ہے نا؟

✵